عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ١٦ | ٦ تا ١٢ رجب ١٤١٨ھ بمطابق ٧ تا ١٣ نومبر ١٩٩٧ء | شمارہ نمبر ٢٤

قادیانی نظریات

مُلا علی قاری کی عدالت میں

امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے تبلیغی دورے

انسانیت سے بغاوت

عبدالقادر حسن کے جواب میں

قیمت : ۵ روپے

حج و عمرہ کی اصطلاحات (۲)

حل : حرم کے چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو حل کہتے ہیں کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں۔

حلق : سر کے بال منڈانا۔

حطیم : بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے اس کو حطیم اور حظیرہ بھی کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے ذرا پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں صرف کیا جائے لیکن سرمایہ کم تھا اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی۔ اس چھوٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں۔ اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

دم : احرام کی حالت میں بعضے ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے اس کو دم کہتے ہیں۔

ذوالحلیفہ : یہ ایک جگہ کا نام ہے۔ مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے۔ مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کیلئے میقات ہے اسے آج کل بیر علی کہتے ہیں۔

ذات عرق : ایک مقام کا نام ہے جو آجکل ویران ہوگیا۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً تین روز کی مسافت پر ہے عراق سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے۔

رکن یمانی : بیت اللہ کے جنوبی مغربی گوشہ کو کہتے ہیں چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

مطاف : طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے اور اس میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔

مقام ابراہیم : جنتی پتھر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بنایا تھا۔ مطاف کے مشرقی کنارے پر منبر اور زمزم کے درمیان ایک جالی دار قبہ میں رکھا ہوا ہے۔

ملتزم : حجراسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

مسجد خیف : منیٰ کی بڑی مسجد کا نام ہے جو منیٰ کی شمالی جانب میں پہاڑ سے متصل ہے۔

مسجد نمرہ : عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

مدعٰی : دعا مانگنے کی جگہ، مراد اس سے مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں دعا مانگنی مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت مستحب ہے۔

مزدلفہ : منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

محسر : مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے جہاں سے گزرتے وقت دوڑ کر نکلتے ہیں اس جگہ اصحاب فیل پر جنہوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی عذاب نازل ہوا تھا۔

مروہ : بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

میلین اخضرین : صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔

موقف : ٹھہرنے کی جگہ۔ حج کے افعال میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

میقاتی : میقات کا رہنے والا۔

وقوف : کے معنی ٹھہرنا، اور احکام حج میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

ہدی : جو جانور حاجی حرم میں قربانی کرنے کو ساتھ لے جاتا ہے۔

یوم عرفہ : نویں ذی الحجہ جس روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یلملم : مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے، اس کو آجکل سعدیہ بھی کہتے ہیں، یہ یمن اور ہندوستان اور پاکستان سے آنے والوں کی میقات ہے۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۲۴ — ۶ تا ۱۲ رجب ۱۴۱۸ھ بمطابق ۷ تا ۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء — قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- قادیانی نظریات ملا علی قاریؒ کی عدالت میں (مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- انسانیت سے بغاوت...... (مولانا ابوالحسن علی ندوی) ۸
- متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ کے نام کھلا خط..... (علامہ احمد میاں حمادی) ۱۱
- عبدالقادر حسن کے جواب میں...... (مفتی محمد جمیل خان) ۱۳
- رفیق نبوت خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ...... (مولانا نذیر احمد تونسوی) ۱۶
- امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ کے تبلیغی دورے (مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۱۸
- قادیانی نبوت کی حقیقت...... (مولانا عبداللطیف مسعود) ۲۰
- ہجرت مدینہ اور جنگ بدر......... (حافظ محمد سعید اسعد) ۲۱
- اخبار ختم نبوت ۲۳

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 737-8199

ناشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ میزیٹہ لائن کراچی

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۶۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کردیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمہ طیبہ آویزاں کرنے میں قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں میں فرق

توہین رسالت کیس میں فاضل جسٹس جناب ناصر اسلم زاہد صاحب نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ کسی غیر مسلم کے گھر میں کلمہ طیبہ آویزاں ہونا جرم نہیں۔ مقدمہ چونکہ عدالت میں زیر سماعت ہے اس لئے ہم اس پر تبصرہ کرنے کے مجاز نہیں' لیکن بحیثیت مذہبی مسئلہ کے ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کی مذہبی حیثیت واضح کردی جائے۔ کلمہ طیبہ اسلام کا شعار ہے اور اس کا مقصد اس بات کا اظہار ہے کہ کلمہ طیبہ آویزاں کرنے والے کا تعلق مسلم طبقے سے ہے۔ اگر مخلوط معاشرہ کی وجہ سے کوئی کافر جو کہ واضح طور پر اپنے آپ کو کافر قرار دیتا ہے' برکت کیلئے یا مخلوط معاشرہ کی وجہ سے ویسے ہی کلمہ طیبہ آویزاں کرلیتا ہے تو اس سے صرف نظر کیا جاسکتا ہے لیکن اگر یہ کافر کلمہ طیبہ اس لئے آویزاں کرتا ہے کہ اس سے اس کا مقصد کلمہ طیبہ کی تحقیر یا توہین ہو یا دوسروں کو دھوکہ دینا ہو تو ایسی صورت میں اس کو کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کی اجازت کسی صورت میں نہیں دی جائے گی اور اس کو کلمہ طیبہ کی توہین گردانتے ہوئے اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی یہی حیثیت دیگر شعائر اسلام کی ہے' یہ تو عام کافروں کے بارے میں حکم ہے' رہا مسئلہ قادیانیوں کا' اس سلسلے میں علماء کرام اور موجودہ دور کے تمام مفتیان کرام کے فتاویٰ کا نچوڑ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب اپنے فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا' سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا' کیوں؟ اس لئے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔" امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے یہاں "زندیق کافر" کی سزا وہی ہے جو مرتد کی سزا ہے' البتہ مرتد کو توبہ کا موقع دیا جائے گا اور زندیق کو توبہ کا موقع نہیں دیا جائے گا' اور سزا نافذ کی جائے گی' امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ اب مرزائی زندیق کیوں ہیں' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب فرماتے ہیں "مرزائی زندیق ہیں کیونکہ وہ اپنے کفر پر اسلام کو ڈھالتے ہیں وہ شراب اور پیشاب پر نعوذباللہ زمزم کا لیبل چسپاں کرتے ہیں' وہ کتے کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام سے فروخت کرتے ہیں' ساری دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور یہ تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں' لیکن قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں' نہ یہ کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوگیا' بلکہ یہ مطلب ہے کہ آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنا کریں گے۔"

(قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق)

جہاں تک کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کا تعلق ہے' قادیانی کلمہ طیبہ اس لئے آویزاں نہیں کرتے کہ وہ ایک مسلمان ملک میں رہتے ہیں اور مخلوط معاشرہ کی وجہ سے ایسا ہوجاتا ہے' جیسا کہ السلام علیکم کافر اور گذمارننگ مسلمان ادا کرتے ہیں یا بعض دفعہ ہندو السلام علیکم اور مسلمان نمستے کہہ دیتے ہیں' قادیانیوں کا کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ کلمہ دراصل ان کا ہے اور مسلمان اس کا مفہوم غلط لیتے ہیں۔ قادیانی کلمہ طیبہ کے آخری حصے محمد رسول اللہ میں محمد سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں اور اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے' اگر کافر کی حیثیت سے کلمہ طیبہ آویزاں کرتے تو ہمیں اس پر کوئی اشکال نہیں تھا' امتناع قادیانیت آرڈیننس سے پہلے کوئی قادیانی اس قسم کی حرکت نہیں کرتا تھا اور نہ ہی سینوں پر کلمہ طیبہ آویزاں کرتا تھا لیکن جب امتناع قادیانیت آرڈیننس کا اجراء ہوا تو مرزا طاہر کے حکم پر قادیانیوں نے کلمہ طیبہ آویزاں کرنا شروع کردیا' اس کلمہ طیبہ کا مفہوم قادیانیوں کے نزدیک کیا ہے مذہبی حیثیت سے ہم اس کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں "مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ نعوذباللہ محمد رسول اللہ ہے' ملاحظہ ہو۔ "قرآن کریم کی آیت محمد رسول اللہ ...... الخ' اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی' میں بارہا بتا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر خاتم الانبیا ہوں اور

خدا نے آج سے بیس سال قبل براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی قرار دیا ہے۔ مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا' میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں' بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے' کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین

جب قادیانی مذہبی طور پر کلمہ طیبہ آویزاں کر کے اس بات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ یہ کلمہ مسلمانوں والا نہیں' بلکہ وہ کلمہ ہے' جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے تو مذہبی حیثیت سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صریح طور پر کلمہ طیبہ کی توہین ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استہزاء ہے۔ ان سطور سے ہمارا مقصد مسلمانوں کو صرف قادیانیوں کی جانب سے کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کی مذہبی حیثیت سے آگاہ کرنا ہے' عدالت عالیہ اور جج صاحبان کی کسی طرح کی رہنمائی یا ان کے کام میں مداخلت نہیں' اس کے باوجود اگر عدالت یہ محسوس کرتی ہے کہ ان سطور سے مقصود عدالت عالیہ پر دباؤ ڈالنا ہے یا ان کے کام میں مداخلت کرنا ہے تو ہم پیشگی طور پر معذرت خواہ ہیں' کیونکہ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں کے ریمارکس سے لوگوں کے ذہنوں میں خلجان پیدا ہو رہا تھا' ان سطور سے ان کی وضاحت مقصود ہے' عدالتی طور پر اس کا فیصلہ کرنے کی مجاز عدالت عالیہ ہے اور وہ دیگر عدالتوں کے فیصلوں اور آئین اور قانون اور شرعی تعلیمات کی روشنی میں اس سلسلے میں بہتر فیصلے صادر کرنے کی مجاز ہے۔

میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں؟

گزشتہ شماروں میں آپ جناب حشمت حبیب صاحب ایڈووکیٹ کی جواں سال صاحبزادی حزیمہ حشمت کی المناک رحلت کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ تاحال قاتلوں کی گرفتاری کے سلسلے میں کوئی پیش رفت سامنے نہیں آئی ہے۔ غالباً" ہمارے حکمرانوں کے ذہنوں سے ابھی تک گولڈن جوبلی اور ملکہ برطانیہ کی پاکستان آمد کا خمار زائل نہیں ہوا ہے۔ ان میں ابھی تک اس بات کا احساس ہی پیدا نہیں ہوا ہے کہ عام مسلمانوں کی اولادوں کا قتل بھی کچھ معنی رکھتا ہے۔ حکمران' عورت کو غیر اسلامی آزادی دینے کے لئے خواتین کمیشن تو قائم کر دیتے ہیں' لیکن اسلام آباد میں ہونے والے اس بہیمانہ واقعہ پر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ یہ واقعہ پاکستان بھر میں قائم انسانی حقوق اور حقوق نسواں کی علمبردار تنظیموں کے غیر انسانی رویئے کی بھی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ ابھی تک کسی این جی او (انسانی حقوق کی غیر سرکاری تنظیمیں) کا اس واقعہ کی مذمت میں کوئی بیان نہیں آیا ہے' ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی ملکہ معظمہ کی خاطرداریوں میں مصروف رہے ہوں' لیکن ان کے رویئے نے سنجیدہ طبقے کی آنکھیں کھول دی ہیں' اور عوام سنجیدگی سے یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کیا واقعی حقوق انسانی کی تنظیمیں قادیانی' یہودی' عیسائی' ہندو لابی کے زیر اثر اور زیر امداد کام کرتی ہیں؟ ایک ایسے وقت میں جبکہ وہ پوری قوت کے ساتھ ایک مظلوم لڑکی کے ساتھ ہونے والے غیر انسانی واقعہ پر حکمرانوں سے احتجاج کر سکتی تھیں' ان کی مجرمانہ خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے۔ ان سطور کے ذریعہ ہم صدر مملکت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حزیمہ حشمت کیس کی اسپیشل انوسٹی گیشن بیورو (ایس آئی بی) سے خصوصی تحقیقات کرائی جائے اور اس واقعہ میں ملوث ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

خادم الحرمین الشریفین سے درخواست

خادم الحرمین الشریفین ملت اسلامیہ کے روحانی مراکز حرم بیت اللہ اور حرم روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور تمام مسلمانوں کے پیشوا ہیں اور مذہبی معاملات میں امت مسلمہ ان کی رہنمائی کی خواہش مند ہوتی ہے' گزشتہ چند مواقع پر خادم الحرمین الشریفین نے امت کی بہترین رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے' اس وقت عمرہ اور حج کے ضمن میں ایک اہم مسئلہ کی طرف ان کی توجہ دلا کر درخواست کرنا مقصود ہے کہ وہ پاکستانی مسلمانوں کو اس ذلت آمیز مصیبت سے نجات دلائیں' اس سال ابتداء میں عمرے کے ویزے کے ساتھ پاکستانی پاسپورٹ پر منشیات کی ممانعت کا اسٹیکر چسپاں کیا جاتا تھا' جو عمرہ کے بعد اتار دیا جاتا تھا اور اب گزشتہ پندرہ روز سے عمرہ کے ویزے کے ساتھ پاسپورٹ کے اندر ایک مہر لگا دی جاتی ہے' جس میں لکھا ہوتا ہے کہ سعودی عرب میں منشیات کی سزا موت ہے' یہ مہر ہر عمرہ کرنے والے کے پاسپورٹ پر اس وقت تک چسپاں رہے گی' جب تک اس کے پاسپور... مدت باقی ہے۔ جرم چند لوگ کریں اور اس کی سزا پوری قوم کو دی جائے' یہ کسی بھی طور پر مناسب نہیں ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق بہت سے لوگوں نے اس کے بعد عمرہ کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے' یہ بات ہر پاکستانی پاسپورٹ کے حامل شخص کیلئے ذلت اور تذلیل کا باعث ہے' ہم خادم الحرمین الشریفین سے درخواست کرتے ہیں کہ ایک لاکھ عمرہ ادا کرنے والے پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اس فیصلہ کو واپس لیں اور مہر لگانے کے بجائے اسٹیکر ہی لگانے پر اکتفا کریں تاکہ عمرہ کی ادائیگی کے بعد دیگر ممالک کے اسفار کرتے ہوئے پاکستانی حضرات اس تذلیل و تحقیر کے عمل سے محفوظ رہ سکیں۔

قادیانی نظریات

ملا علی قاری کی عدالت میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

الحمدللہ کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد:

حق تعالیٰ حافظ سیوطیؒ کو جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے کیسی عمدہ بات لکھی ہے:

"اور ارباب بدعت کا مقصد صرف اور صرف آیات میں تحریف کرنا اور انہیں کاٹ چھانٹ کر اپنے مذہب فاسد پر چسپاں کرنا ہے' انہیں کہیں دور سے گری پڑی چیز نظر آجائے اسے فوراً" اچک لیں گے' یا کسی جگہ انہیں ادنیٰ گنجائش نظر آئے دوڑ کر اس کی طرف لپکیں گے' رہا ملحد؟ تو اس کے کفر و الحاد کا کیا پوچھنا' وہ اللہ کی آیات میں کجروی اختیار کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ پر ایسی بات کا افتراء کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کبھی نہیں فرمائی۔ (چند مثالیں ذکر کرکے آگے لکھتے ہیں) اس قسم کی تحریفات ہی مہمل ہیں اس حدیث کا جو ابویعلی وغیرہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میری امت میں کچھ لوگ اس طرح قرآن پڑھیں گے کہ اسے ردی کھجوروں کی طرح جھاڑیں گے (یعنی بلاتدبر روی سمجھ کر پڑھیں گے) اس کی بے محل تاویلیں کریں گے۔" (الاتقان ص ۱۹' ج ۲)

ہمیشہ سے ملاحدہ کی یہی تکنیک رہی ہے اور یہی طریقہ قادیانی فرقہ نے اختیار کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی "بروزی نبوت" کے لئے جہاں قرآن و حدیث میں کھلی تحریف کی گئی' وہاں چند اکابر کی عبارتوں کو بھی مسخ کیا گیا۔ اور پھر ان تحریفات کا .... اس شدت سے پروپیگنڈہ کیا گیا کہ کم فہم لوگوں کو یہ غلط فہمی ہونے لگی کہ شاید یہی اسلامی عقیدہ ہے۔ قادیانی صاحبان سلطان العلماء شیخ علی القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ) کا نام بھی اپنے نظریات کی ترویج کے لئے استعمال کیا کرتے' اس لئے ذیل میں شیخ کی چند تصریحات نقل کی جاتی ہیں' امید ہے قادیانی صاحبان بنظر انصاف ملاحظہ فرماکر اپنے عقائد کی اصلاح فرمائیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں:۔

امت اسلامیہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں' شیخ علی قاریؒ شرح فقہ اکبر' میں 'شرح مقاصد' سے نقل کرتے ہیں:

"بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں کہ چار نبی زندہ ہیں خضر اور الیاس زمین میں۔ اور عیسیٰ اور ادریس آسمان میں (علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات)" (شرح فقہ اکبر ص ۳ مطبوعہ سعیدی کراچی)

واضح رہے کہ ان چار حضرات میں سے تین کے بارے میں تو علماء کی آراء مختلف ہیں' لیکن حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے زندہ ہونے میں اہل حق میں سے کسی کا اختلاف نہیں' مرزا غلام احمد قادیانی صاحب (بزعم خود ملہم اور مامور من اللہ ہونے کے باوجود) یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ "مسیح موعود" کا "الہام" پانے کے بعد بھی بارہ برس تک ان کا یہی عقیدہ رہا (اعجاز احمدی) انہیں یہ بھی اعتراف ہے کہ ابا" عن جد ہمیشہ سے اسی عقیدے کے معتقد چلے آتے تھے' (ایام الصلح فارسی ۳۹) اور یہ کہ ظاہر قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مرویہ سے یہی عقیدہ ثابت ہے۔ (ازالہ اوہام) ان کے فرزند اکبر مرزا محمود احمد صاحب بھی اعتراف کرتے ہیں کہ:

"پچھلی صدیوں میں سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا' اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے' اور انہیں کہہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے گو اس میں شک نہیں کہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے' حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) باوجود مسیح کا خطاب پانے کے بعد دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔"

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد" کے دعوے سے پہلے جس قدر اولیاء صلحاء گزرے ہیں' ان میں ایک بڑا گروہ عام عقیدے کے ماتحت حضرت مسیح (علیہ السلام) کو زندہ خیال کرتا تھا لیکن وہ مشرک اور قابل مواخذہ نہ تھا' مگر جب حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے قرآن کریم سے وفات مسیح ثابت کردی اور حیات مسیح کے عقیدہ کو مشرکانہ ثابت کردیا تو اب جو شخص حیات مسیح کا قائل ہو وہ مشرک اور قابل مواخذہ ہے۔" (حقیقت النبوۃ ص ۱۴۲)

انصاف فرمایئے کہ جو عقیدہ ظاہر قرآن اور احادیث متواترہ سے ثابت ہو' گزشتہ صدیوں کے تمام مسلمان اور اکابر علماء صلحاء اور مجددین امت میں متواتر چلا آیا ہو اسے مشرکانہ عقیدہ کہنا اسلام کی تکذیب نہیں؟ قرآن کریم کی وہ تیس آیات' جن سے بزعم خود مرزا غلام احمد قادیانی نے' حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی وفات ثابت کی ہے' کیا وہ تیرہ چودہ صدیوں کے آئمہ دین اور مجددین امت کے سامنے نہیں تھیں؟

مرزا صاحب کو اپنی مسیحیت کے لئے راہ ہموار کرنا تھی، چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ موجود ہونا ان کے دعویٰ کے لئے سنگ راہ تھا، اس لئے انہوں نے اپنی ساری زندگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مارنے کے لئے صرف کر ڈالی اور تاویلات و تحریفات کا طوفان برپا کردیا۔ حالانکہ اگر بالفرض عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہ ہوتے تب بھی کیا مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ، عیسیٰ بن مریم بن جاتے؟ ہرگز نہیں! بقول شیخ شیرازیؒ۔

کس نیاید بزیر سایہ بوم
ور ہما از جہاں معدوم

کاش انہیں کوئی مشورہ دیتا۔

بصاحب نظرے بنما گوہر خودرا
عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے:۔

قادیانی صاحبان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے اور وہاں سے نازل ہونے کے منکر ہیں، لیکن امام اعظمؒ "فقہ اکبر" میں فرماتے ہیں:

"دجال اور یاجوج وماجوج کا نکلنا، آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور دیگر علامات قیامت، جو احادیث صحیحہ میں وارد ہیں، سب حق ہیں، ضرور ہو کر رہیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے (اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو بھی اپنے فضل سے ہدایت نصیب کرے)"

شیخ علی قاریؒ اس کی شرح میں قرآن کریم سے اس کا ثبوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور بیشک وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام البتہ قیامت کا نشان ہے، یعنی علامت قیامت ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ:"اور نہیں اہل کتاب میں سے کوئی شخص، مگر البتہ ایمان لائے گا اس پر اس کی موت سے پہلے" یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے، قرب قیامت میں ان کے نازل ہونے کے بعد پس اس وقت تمام مذاہب مٹ جائیں گے، اور وہ دین حنیفی اسلام ہے۔" (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۴)

شیخ علی قاریؒ نے جن دو آیتوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے ثبوت میں پیش کیا ہے، ان کی یہ تفسیر صحابہ و تابعین اور ائمہ مجددین سے منقول ہے، مگر مرزا صاحب اس کو تحریف اور الحاد بتاتے ہیں، اور ان تمام اکابر کو یہودی، ملحد اور مشرک قرار دیتے ہیں۔

علامات قیامت کی ترتیب:۔

اسی ذیل میں قرب قیامت کے اہم واقعات کی ترتیب بیان کرتے ہوئے شیخ فرماتے ہیں:

"(فقہ اکبر کے) ایک نسخہ میں طلوع آفتاب کا ذکر پہلے ہے، بہرحال واؤ مطلق جمع کے لئے ہے، ورنہ واقعات کی ترتیب یوں ہے کہ حضرت مہدی (رضی اللہ عنہ) اولاً" حرمین شریفین میں ظاہر ہوں گے پھر بیت المقدس جائیں گے، پھر دجال وہاں پہنچ کر، حضرت مہدی (کے لشکر) کا اسی حالت میں محاصرہ کرے گا، پس عیسیٰ علیہ السلام دمشق شام کے شرقی منارہ سے نزول فرمائیں گے، اور دجال سے مقابلہ کے لئے نکلیں گے، پس ایک ہی ضرب سے اس کو قتل کردیں گے، ورنہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہوتے ہی دجال اس طرح پگھلنے لگے گا، جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے، عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ساتھ جمع ہوں گے، اس وقت نماز کی اقامت ہوچکی ہوگی، حضرت مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امامت کی درخواست کریں گے...... مگر وہ یہ کہہ کر عذر کردیں گے کہ اس نماز کی اقامت آپ ہی کے لئے ہوئی ہے، اس لئے اس موقعہ پر امامت کے آپ زیادہ مستحق ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی کی اقتداء کریں گے تاکہ ظاہر ہوجائے کہ وہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہیں، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کی جانب اپنے ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے کہ "اگر موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔" اور میں اس کی وجہ "شرح شفاء" میں حق تعالیٰ کے ارشاد **واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول** الآیہ کے تحت بیان کرچکا ہوں۔"

اور حدیث میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس زمین میں رہیں گے، پھر ان کا وصال ہوگا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور

باقی صفحہ ۱۳ پر

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت چتوکی کا انتخاب

سرپرست : چوہدری صبغۃ اللہ ایڈووکیٹ
صدر : مولانا محمد رمضان گلزار
نائب صدر : پروفیسر مسعود الحسن
جنرل سیکریٹری : قاری تاج الدین شاکر
خزانچی : مولانا غلام عباس قادری
نشرواشاعت سیکریٹری : مولانا غلام مرتضیٰ بھٹی

چتوکی شہر و مضافات میں قادیانی سرگرمیوں پر نظر رکھنے اور قادیانی کیس کی پیروی کیلئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کی گئی، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

انسانیت سے بغاوت

انسانیت کا صحیح اندازہ امتحان پڑنے پر اور ایسے مواقع پر ہوتا ہے جب ہر قسم کے ذرائع اور مواقع حاصل ہوں کہ چوری' گناہ' حق تلفی کی جاسکے مگر انسان کے اندر کی کیفیات اس کا ہاتھ پکڑ لیں' جہاں انسانیت کا گلا گھونٹا جارہا ہو وہاں انسانیت اپنا جوہر دکھائے انسانیت کا اندازہ ہماری موجودہ زندگی کے سانچوں اور مادی ترقی کے پیمانوں سے نہیں ہوسکتا۔

انسانیت درحقیقت ایک بڑا مرتبہ ہے لیکن انسانیت کے خلاف انسان ہمیشہ خود بغاوت کرتا رہا ہے' اس کو انسانیت کی سطح پر قائم رہنا ہمیشہ دوبھر اور مشکل معلوم ہوا ہے' وہ کبھی نیچے سے کترا کر نکل گیا اور اس نے کبھی اپنے آپ کو انسانیت سے برتر سمجھا' یعنی اس نے کبھی انسانیت سے بالاتر کہلوانے اور خدا اور دیوتا بننے کی کوشش کی' اور سچی بات یہ ہے کہ لوگوں نے خدا اور دیوتا بننے کی کوشش کم کی' لوگوں نے انہیں خدا اور دیوتا بنانے کی کوشش زیادہ کی' ہم اگر فلسفہ اور روحانیت کی تاریخ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ لوگ انسانیت سے بلند تر کسی مرتبہ کی تلاش میں رہے اور انسانوں کو انسانوں کا صحیح مقام سمجھانے کے بجائے اس سے اونچا ہونے کی فکر کرتے رہے' اس کے بالمقابل دوسری کوشش یہ رہی کہ انسان کو انسانیت سے گرادیا جائے' وہ حیوانی اور نفسانی زندگی کا عادی بنے اور دنیا میں من مانی زندگی کا رواج ہو۔

ان دونوں کوششوں کے نتائج دنیا میں ہمیشہ خراب ہوئے' جب انسان کو انسانیت سے اٹھا کر خدا' یا دیوتا بنایا گیا تو دنیا میں بدنظمی پھیلی اور بڑا فساد برپا ہوا' دنیا میں لوگوں نے جب خدائی کا دعویٰ کیا' یا لوگوں نے ان کو یہ درجہ دیا تو دنیا میں بگاڑ بڑھتا گیا اور انسانی زندگی میں نئی نئی گرہیں پڑیں جب ایک معمولی سی گھڑی کسی اناڑی کے ہاتھ پڑ جاتی ہے اور اس کی مشین میں دخل دیتا ہے تو وہ بگڑ جاتی ہے تو یہ نظام عالم ان مصنوعی خداؤں سے کیسے چل سکتا ہے؟ اس دنیا کے اتنے مسائل' اتنے مراحل اور اس میں اتنی پیچیدگیاں ہیں کہ اگر ایک انسان اس دنیا کو چلانا چاہے تو یقیناً" اس کا انجام بگاڑ ہوگا' میرا منشاء یہ نہیں کہ انسان انسانیت کے دائرہ میں ترقی نہ کرے' بلکہ یہ کہ انسان خدائی کی کوشش نہ کرے' اس نے انسانیت ہی میں کونسی کامیابی حاصل کرلی ہے کہ اب وہ خدائی کی ہوس کرے

تو کارز میں راکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب اس قسم کی کوشش کی گئی تو ایسی پیچیدگیاں رونما ہوئیں جن کا کوئی علاج نہ تھا' یہ کوشش دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہمیشہ تھوڑے وقفہ سے ہوتی رہی ہے' ایسے لوگوں نے فطرت سے زور آزمائی کی ہے اور فطرت سے لڑکر انسان نے ہمیشہ شکست ہی کھائی ہے۔

دوسری طرف اکثر ایسے انسان گزرے ہیں' جنہوں نے اپنے آپ کو چوپایہ جانا' ان کو بحیثیت انسان کے اپنی ترقی کا کوئی احساس نہیں ہوا۔ اپنی انسانیت اپنی روحانیت اور خدا شناسی کو ترقی دینے کا ان کو کبھی خیال تک نہیں ہوا۔ دنیا میں زیادہ تعداد انہیں انسان کی رہی ہے' اس زمانہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں یہ دونوں بغاوتیں' یہ دونوں عیب اور یہ دونوں فساد جمع ہوگئے ہیں۔ اس وقت تقریباً" ساری دنیا انہیں دو گروہوں میں بٹی ہوئی ہے' چند آدمی ہیں جو خدائی کے دعویدار ہیں۔ اور جن کو دیوتا بننے کا شوق ہے' باقی اکثر وہ انسان ہیں جو چوپایوں اور درندوں کی سی زندگی گزار رہے ہیں اس لئے اس زمانہ کا بگاڑ ہر زمانہ کے بگاڑ سے بڑھ گیا ہے اور زندگی عذاب جان بن گئی ہے۔

اس وقت مردم شماری کے خانوں میں کوئی ایسا خانہ نہیں کہ جو لوگ اپنے انسانیت کی قدر کرتے اور اس کو صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں اس میں ان کا اندراج کیا جائے' مگر آپ خود ہی انصاف کیجئے کہ آپ کے چاروں طرف زندگی کا جو طوفان امڈا ہوا ہے اس میں کتنے انسان ہیں جن کو انسانیت کا احساس ہے' جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں صرف ایک معدہ اور پیٹ ہی نہیں دیا گیا ہے بلکہ اللہ نے انسان کو روح بھی دی ہے' دل بھی دیا ہے اور دماغ بھی عطا کیا ہے جن کو ہم ہمیشہ نظر انداز کرتے اور ان کے صحیح استعمال سے بچتے ہیں' ہم جنسی خواہشات اور مادی ضروریات کے ریلے میں ایسے بہے چلے جارہے ہیں جیسے ایک گاڑی اپنے اختیار سے باہر لڑھک رہی ہو جس پر کسی کا کوئی قابو نہ ہو' میں اور سمجھا کر کہوں تو یوں سمجھئے کہ انسانیت ایک سائیکل ہے اور وہ سائیکل ایک ڈھلوان پل پر سے پھسل رہی ہے' اس میں نہ کوئی گھنٹی ہے نہ بریک اور نہ اس کے ہینڈل پر کسی کا ہاتھ ہے' جغرافیہ کی پرانی تعلیم یہ بتلاتی تھی کہ زمین چپٹی ہے' جغرافیہ کی نئی تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین گول ہے لیکن مجھے جغرافیہ کے استاد

اور طالب علم معاف کریں میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ زمین ڈھلوان ہے اس لئے کہ ساری قومیں اور ان کے تمام افراد اخلاقی بلندی سے حیوانی پستی کی طرف لڑھکتے چلے آرہے ہیں اور روز بروز ان کی رفتار تیز ہوتی جارہی ہے۔ ہماری زمین کا یہ کرہ ضرور آفتاب کے گرد گردش کررہا ہے مگر اس کرہ ارض پر بسنے والا انسان مادیت اور معدہ کے گرد چکر لگارہا ہے' زمین کی گردش کا انسانوں کے اخلاق و معاملات پر کوئی اثر نہیں پڑتا' لیکن انسانوں کی اس گردش کا تمام دنیا کے اخلاق اور حالات پر اثر پڑ رہا ہے' نظام شمسی میں حقیقی مرکز آفتاب ہو یا زمین' لیکن عملی زندگی میں انسانوں کا حقیقی مرکز معدہ یا پیٹ اور حیوانی عنصر بنا ہوا ہے اور ساری انسانیت اس کے گرد چکر لگارہی ہے' آج دنیا میں سب سے وسیع رقبہ معدہ کا ہے' یوں کہنے کو تو وہ انسان کے جسم کا بہت مختصر حصہ ہے لیکن اس کا طول و عرض اور عمق اتنا بڑھ گیا ہے کہ ساری دنیا اس میں سماتی چلی جارہی ہے' یہ معدہ اتنی بڑی خندق ہے کہ پہاڑوں سے بھی نہیں بھرتا' آج سب سے بڑا مذہب' سب سے بڑا فلسفہ معدہ کی عبادت ہے' تعلیم گاہوں میں اسی کا غلام بنانا سکھایا جارہا ہے' آج کامیاب انسان بننے کا فن سکھایا جاتا ہے' دوسرے الفاظ میں دولتمند بننے کا' آج دولتمند بننے کی ریس ہے' دولتمند بننے کی حرص اتنی بڑھ گئی ہے کہ انسان کو خود اپنے تن من کا ہوش نہیں رہا' مطالعہ' علم اور فنون لطیفہ کا مقصد بھی یہی ہوگیا ہے کہ انسان کہاں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ حاصل کرسکتا ہے؟ سب سے بڑا علم اور ہنر یہ ہے کہ لوگوں کی جیبوں سے کس طرح روپیہ نکال کر اپنی جیب بھری جائے؟ اتنا ہی نہیں بلکہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ دولتمند بننے کی کوشش کی جاتی ہے' دولتمند بننے کی کوشش تمدن اور سوسائٹی کیلئے اتنی مضر نہیں جتنی جلد دولتمند بننے کی ہوس ہے' یہی ہوس' رشوت' خیانت' غبن' چور بازاری' ذخیرہ اندوزی اور حصول دولت کے دوسرے مجرمانہ ذرائع پر آمادہ کرتی ہے اس لئے کہ ان مجرمانہ طریقوں کے بغیر جلد دولتمند بننا ممکن نہیں' اس ذہنیت کی وجہ سے ساری دنیا میں ایک مصیبت برپا ہے' دفتروں میں طوفان ہے' منڈیوں میں قیامت کا منظر ہے آج انسان جونک بن گئے ہیں اور انسان کا خون چوسنا چاہتے ہیں۔ آج کوئی کام بے غرض و بے مطلب نہیں رہا' آج کوئی شخص بغیر اپنے فائدہ اور مطلب کے کسی کے کام نہیں آتا' آج ہر چیز اپنی مزدوری اور فیس مانگتی ہے کبھی کبھی تو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ اگر درخت کے سایہ میں دم لیں گے تو شاید درخت بھی اپنی فیس اور مزدوری مانگنے لگیں گے۔ اقبال نے کہا۔

ہند کے شاعر و صورت گر افسانہ نویس
آہ بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

لیکن ان تین طبقوں کی یہ خصوصیت نہیں' سب کا حال یہی ہورہا ہے کہ دولت اور خواہشات نفس کا نشہ سوار ہے۔ آج دولت کمانا ہی زندگی کا مقصد بن گیا ہے' اور ساری دنیا اس کے پیچھے دیوانی ہے' آج جس انسان کو طالب خدا ہونا چاہئے تھا' اس کی معرفت اور محبت سے اپنا ویران دل آباد' اپنا اندھیرا دماغ روشن' اپنی بے مقصد و بے کیف زندگی بامقصد اور پرکیف بنانی چاہئے تھی' سارے دل اور دماغ کے ساتھ اس سے محبت کرنی چاہئے تھی اور اس کے راستہ میں سب کچھ نثار کر حقیقی زندگی حاصل کرنی چاہئے تھی' صد حیف کہ وہ انسان حقیقی محبت اور صحیح معرفت سے محروم ہے اس لئے زندگی کی اصل لذت سے محروم ہے حقیقی انسانیت سے محروم ہے اور افسوس ہے کہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کو اس سے محرومی کا احساس بھی نہیں' آج جس انسان کو خدا کا پرستار ہونا چاہئے تھا' وہ دولت کا پرستار اور نفس کا غلام بنا ہوا ہے اور اس کو اس خلاف فطرت غلامی کا احساس بھی نہیں۔

ہر جگہ نفس کا قبضہ ہے:

سیاسی اختلافات اور نظام سلطنت تو فرصت کی باتیں ہیں' ہم تو یہ جانتے ہیں کہ حکومت اندرون حکومت خواہشات کی ہے' حکومت پر قبضہ خواہ کسی قوم یا پارٹی کا ہو' اور خواہ کوئی صدر یا وزیر ہو' مگر دراصل ہر جگہ نفس کا قبضہ اور خواہشات کا تسلط ہے' پہلے برطانیہ کے متعلق کہتے تھے کہ اس کی سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا' لیکن آج جس حکومت اور سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا وہ نفس کی خواہش اور من کی چاہت ہے۔

وقت کا فرمان یہ ہے کہ نفس کی خواہش پوری کی جائے' دل کی آگ بجھائی جائے' چاہے انسانوں کے خون کی نہریں بہتی ہوں' خواہ انسانوں کے اوپر ان کی لاشوں کو روندتے ہوئے گزرنا پڑے' خواہ قومیں اس راستہ پر پامال ہوجائیں خواہ ملک کے ملک ویران اور تباہ ہوجائیں۔

لیکن اس میں ذرا تعجب کی بات نہیں' سینکڑوں برس سے جو تعلیم انسانوں کو دی جارہی ہے خواہ وہ تعلیم گاہوں کے ذریعہ ہو یا سینماؤں کے ذریعہ' یا ادب و شاعری کے ذریعہ' جو ہر ملک اور ہر قوم میں رائج ہے اس کا ماحصل یہی ہے کہ تم من کے راجہ اور نفس کے غلام ہو۔

اس زمانے کے سارے انسانوں کی آبادیاں اس لحاظ سے ایک سطح پر ہیں اور اس کے خلاف کوئی آواز سنائی نہیں دیتی' ملکوں کے خلاف بغاوت کرنے والے بہت ہیں چھوٹے چھوٹے مسئلوں کیلئے بھوک ہڑتال کرنے والے بہت ہیں' مقامی مسائل کیلئے جان کی بازی

لگادینے والے بہت ہیں لیکن انسانیت کیلئے مرنے والے کتنے ہیں؟ کتنے ایسے ہیں جن کو حقیقی انسانیت کی فکر ہے؟ آج دنیا میں اگر کسی کو انسانیت کے انحطاط کا احساس بھی ہے تو اس میں یہ جرات نہیں ہے کہ انسانیت کیلئے آواز اٹھائے' سارے کرہ ارض میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو انسانیت کیلئے اپنی قربانی دے۔

پیغمبروں کی بے غرضی و بے نیازی:

دراصل پیغمبروں ہی کی جرات تھی' خواہ وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں یا موسیٰ علیہ السلام ہوں' عیسیٰ علیہ السلام ہوں' یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں کہ انہوں نے ساری دنیا کو چیلنج کرکے انسانیت کے خلاف جو بغاوت جاری تھی اس سے روکا' ان کے سامنے دنیا کی لذتیں اور دولتیں لائی گئیں مگر انہوں نے سب کو ٹھکرادیا' اور انسانیت کے درد میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا' اللہ کے برگزیدہ اور منتخب بندوں کی یہ جماعت جس کو پیغمبروں کی جماعت کہا جاتا ہے' دنیا کو کچھ دینے کیلئے آئی تھی' دنیا سے کچھ لینے کیلئے نہیں آئی تھی' ان کی کوئی ذاتی غرض نہ تھی' انہوں نے دوسروں کے پنپنے کی خاطر اپنے کو مٹایا انہوں نے دوسروں کی آبادی کی خاطر اپنے اپنے گھروں کو اجاڑا' انہوں نے دوسروں کی خوشحالی کیلئے اپنے متعلقین کو فقروفاقہ میں مبتلا کیا' انہوں نے غیروں کو نفع پہنچایا اور اپنے آپ کو منافع سے محروم کیا' کیا دنیا کے رہنماؤں میں ایسی بے غرضی اور خلوص کی مثالیں مل سکتی ہیں؟ پیغمبروں نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوموں میں خلش پیدا کی اور ان کو محسوس کرایا کہ موجودہ زندگی خطرہ کی ہے جو لوگ اطمینان کے عادی تھے اور میٹھی نیند سورہے تھے اور میٹھی نیند ہی سونا چاہتے تھے' انہوں نے پیغمبروں کی اس دعوت اور تنبیہہ کے خلاف سخت احتجاج کیا اور بڑی شکایت کی کہ انہوں نے ہمارا عیش مکدر کردیا اور ہماری نیند خراب کی لیکن جو گھر میں آگ لگی ہوئی دیکھتا ہے وہ سونے والوں کی پروا نہیں کرتا اور اس کو کسی کی نیند پر ترس نہیں آتا' پیغمبر انسان کے حقیقی ہمدرد تھے' وہ دنیا کو خواب خرگوش سے بیدار کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے' دنیا کے گمراہ رہنماؤں اور نفس کے بندوں نے دنیا کو مارفیا (Morphia) کے انجکشن دیئے اور اس کو تھپک تھپک کر سلایا' مگر پیغمبروں نے انسانوں کو جھنجھوڑا اور غفلت سے بیدار کیا یہ چھوٹی چھوٹی جنگیں اور لڑائیں دراصل اس لئے ہوئیں کہ دنیا کی غفلت دور ہو' اور دنیا پر جو تاریکی مسلط ہے وہ ختم ہو انسان حقیقی انسانیت کو سمجھے۔

پیغمبر اسلام کی شخصیت:

ہمارے سامنے سب سے زیادہ ممتاز اور سب سے زیادہ واضح اور روشن' سب سے زیادہ بلند مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ اگر ہم اس حقیقت کا اظہار نہ کریں تو یہ ایک خیانت ہوگی' ہمارا ضمیر اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ان کے اس احسان کو نہ بتلائیں جو انہوں نے انسانیت پر کیا۔

جب دنیا میں ایک انسان یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اللہ ہی اس دنیا کو اکیلا چلارہا ہے اور وہی بندگی اور اطاعت کا مستحق ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حق کا اعلان کیا اور اس آواز کو بلند کیا کہ آج دنیا کے ہر حصے سے یہ آواز بلند ہورہی ہے اور جب کوئی آواز سننے میں نہیں آتی تو یہی آواز کانوں میں آتی ہے' آج یہ آواز تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔

آپ کی تعلیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دنیا کو عطا کیا' وہ انسانیت کا مشترک سرمایہ ہے جس پر کسی قوم کی اجارہ داری قائم نہیں ہوسکتی جس طرح ہوا' پانی اور روشنی پر کسی کا اجارہ داری کا حق نہیں اور کوئی اس پر اپنی مہر اور اپنی چھاپ نہیں لگاسکتا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ساری دنیا کا حق ہیں اور ہر شخص کا اس میں حصہ ہے جو ان سے فائدہ اٹھانا چاہے' یہ دنیا کی تنگ نظری ہے کہ وہ ان حقوق کو کسی قوم یا ملک کی جاگیر سمجھے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت تھے' اور ساری انسانیت آپ کی ممنون ہے' دنیا میں جو کچھ عدل و انصاف اس وقت موجود ہے اور جن حقیقتوں کو اس وقت تسلیم کیا جارہا ہے وہ سب آپ صلی علیہ وسلم کا فیض ہے۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پودا انہیں کا لگائے ہوئی ہے

ہم اس موجودہ نظام زندگی کو چیلنج کرتے ہیں ہم لوگوں سے ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ تم دنیا کو آج جتنا بلند سمجھتے ہو وہ اتنی ہی پست ہے' ہم صاف کہتے ہیں کہ دنیا تدریجی خودکشی کی طرف جارہی ہے' یہ راستہ انسانیت کی تباہی کا راستہ ہے۔ میں مسجد سے سیدھا اسٹیج پر نہیں آیا' بلکہ کتب خانوں کے راستہ سے' مطالعہ کے راستہ سے اور معلومات کے راستہ سے آپ کے سامنے آیا ہوں۔ آپ میں سے کچھ یورپ کی دو ایک زبانیں جانتے ہوں گے' میں خود یورپ کو جانتا ہوں۔

تم انگریزی داں ہو' میں انگریز داں ہوں

میں سارے یورپ سے خم ٹھونک کر کہتا ہوں کہ تمہارا پورا نظام زندگی غلط ہے' اور وہ انسانیت کو ہلاکت کی طرف لے جارہا ہے' میرا دعویٰ ہے اور پورے استدلال اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ دنیا کی نجات پیغمبروں ہی کے راستہ میں ہے اور دنیا کیلئے اس وقت خدا کے یقین اس کے خوف' دوسری زندگی پر ایمان' اور پیغمبروں کی رسالت کے اقرار کے سوا کوئی چارہ نہیں' یہی ہماری دعوت ہے اور یہی ہماری جدوجہد کا مقصد۔

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

●●

علامہ احمد میاں حمادی

متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ کے نام کھلا خط

قائد متحدہ قومی موومنٹ پاکستان

بحوالہ روزنامہ عوام' پبلک' جرات' امن' خبریں' جسارت مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۷ء

آپ نے اپنے ٹیلی فونک خطاب میں کہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جارہا ہے' جس کی آپ نے مذمت بھی کروائی' جبکہ پاکستان میں قادیانی سب سے زیادہ مراعات یافتہ زندگی گزار رہے ہیں۔ آئین اور قانون و مسلم امہ کے جذبات و حقوق کے برعکس تمام اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ کئی فیکٹریوں اور بڑی بڑی ملز کے مالک ہیں' چند گھروں سے لیکر کافی گھروں کی تعداد میں مسلمانوں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ انہی کی خفیہ سازشوں کی وجہ سے ملکی حالات خراب ہوئے اور مسلمانوں کا قتل عام ہوا اور بعض علاقوں سے مسلمانوں نے نقل مکانی بھی کی۔ اس کے برعکس پورے ملک میں کسی قادیانی کا ماورائے عدالت قتل نہیں ہوا اور نہ ہی کسی قادیانی نے نقل مکانی کی۔ البتہ پنجاب میں اکا دکا ایسا واقعہ رونما ہوا ہے وہ بھی انہی کی زیادتیوں کی وجہ سے ورنہ مسلمانوں کی جانب سے کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوئی۔ البتہ ان کی غیر قانونی اور غیر آئینی حرکات کو روکنے کیلئے قانون سازی کی گئی ہے' کبھی کبھار ان کی طرف سے قانونی خلاف ورزی پر برائے نام قانونی کارروائی ہوتی ہے۔ جس پر یہ ٹولہ غلط پروپیگنڈہ کرکے ملک اور مسلمانوں کو بدنام کرتا ہے۔ اور بے خبر لوگ متاثر ہوکر ان کی ناجائز حمایت کرتے ہیں وہ بھی اس لئے کہ یہ حضرات قادیانیوں کے اصل مکروہ چہرے سے ناواقف ہیں۔ لہٰذا اس قسم کے سادہ اور ناواقف مسلمانوں بالخصوص آنجناب کی معلومات کیلئے مختصراً" چند حقائق پیش کئے جارہے ہیں:

○ مرزا غلام احمد قادیانی پیدائش ۱۸۴۰ء یا ۱۸۳۹ء وفات ۱۹۰۸ء تمام قادیانی اس کو نبی اور اس کے تمام دعوؤں میں اسے سچا مانتے ہیں۔ البتہ لاہوری گروپ ہیرا پھیری کے انداز میں اسے امام مہدی مانتے ہیں۔ اس شخص نے بلاوجہ پوری مسلم امہ کو کافر قرار دیا اور اپنے مخالفین کو "رنڈیوں کی اولاد' جنگلوں کے سور اور مسلم خواتین کو کتیوں سے بڑھ کر بے غیرت" قرار دیا (بحوالہ سپریم کورٹ منتھلی ریویو صفحہ ۱۷۶۶)

اور اہلبیت رسول اطہار کے بارے میں لکھا کہ "سو حسین رضی اللہ عنہ میرے گریبان میں اور حسنین شہیدین جنت کے سرداروں سے بڑھ کر مرزا ہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا کا ذکر گوہ کا ڈھیر ہے اور شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مردہ لکھا ہے اور اپنے کو زندہ علی۔" (بحوالہ 1992 PLJ CRC 435-436)

اور اصحاب صفہ رضی اللہ عنھم اجمعین جو کہ معیاری اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم شمار ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں مرزا لکھتا ہے کہ "یہ روتے بھی ہیں اور مرزا ملعون پر درود بھی بھیجتے ہیں" ان تمام بکواسات کا ملکی ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے مرزا ملعون اور اس کے جانشینوں کی مسلمہ کتابوں بمعہ صفحات کے نمبروں کے ساتھ اپنے تاریخی فیصلوں میں لکھا ہے۔ ہر باشعور شخص اس بات کو مانتا ہے کہ عدالت فیصلے میں تو غلطی کرسکتی ہے مگر کسی حوالے یا ریفرنس کے اندراج میں آج تک کسی عدالت نے غلطی نہیں کی اور نہ ہی قادیانیوں نے اپنے حوالوں کے بارے میں آج تک کوئی تردید کی ہے۔

○ اس مرزا غلام احمد قادیانی نے بلاوجہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کو توہین و تنقیص کا نشانہ بناکر توہین رسالت کے تمام سابقہ رکارڈ توڑ ڈالے۔ جبکہ ہر مسلمان بشمول جناب کے کہ اللہ کے بعد سب سے بڑی ذات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ پوری مخلوق میں آپ کا ہمسر کسی کو بھی نہیں مانتے حتی کے سچے رسولوں اور نبیوں کو بھی' اور تمام مسلمان بشمول جناب (الطاف حسین) کے اپنی جان و مال عزت و آبرو غرض ہر چیز سے زیادہ محبوب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مانتے ہیں۔ مگر بلاوجہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسی ذات اقدس کو توہین و تنقیص کا نشانہ بناکر مسلمانوں کے دل و دماغ کو مجروح کرکے ان کے بنیادی حقوق کی دھجیاں اڑائیں' اسی پر بس نہیں بلکہ اس خباثت و بدترین ارتداد و غلاظت کا نام "اصلی و حقیقی

اسلام" اور ۱۴ سو سالہ حقیقی و متفقہ اسلام کو کفر قرار دے دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کو "نبی و رسول" قرار دے کر رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے اعزاز پر بھی اس طرح ہاتھ صاف کیا کہ سب سے بڑے اعزاز درود شریف کو پہلے اپنے پر پھر رسول پاک پر "صلی اللہ علیک وعلی محمد" (بحوالہ تذکرہ ۷۷۷) اور اس پر اکتفا نہ کی بلکہ نہایت بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ اپنے کو نبی و رسول قرار دے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح جھوٹا قرار دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں" لیکن اس ملعون نے کہا کہ میں نبی ہوں۔ اسی طرح اس نے اپنے آپ کو قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۳۳ اور آیت نمبر ۳ (جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بارے میں ہے) کی رو سے اپنے آپ کو آخری نبی قرار دیکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار دیا (نعوذباللہ) اس لئے ایک ہی چیز کے بیک وقت دونوں مدعی سچے نہیں ہوتے۔ اسی طرح قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۴۸ کی آیت نمبر ۲۹ (جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو محمد اور رسول کہا گیا ہے) مگر اس معلون نے لکھا ہے کہ "اس وحی الٰہی میں مرزا کو محمد اور رسول کہا گیا ہے۔" اسی طرح مرزا نے لکھا ہے کہ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا میں تفریق کرتا ہے اس نے نہ مرزا کو دیکھا نہ پہچانا۔ (بحوالہ سپریم کورٹ منتھلی ریویو ص نمبر ۱۷۷۵)

اسی طرح "اپنے ناپاک جسم کو محمد رسول اللہ کا جسم قرار دیا" (بحوالہ شریعت پٹیشن نمبر ۱۷ آف ۱۹۸۴ء، 2/L of 1984 صفحہ نمبر ۱۲۳) معلون نے اس پر بھی بس نہیں کی، بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنقیص کا نشانہ بنا کر لکھتا ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت دین کی تکمیل نہیں کی بلکہ مرزا نے اشاعت دین کی تکمیل کی" اور اسی طرح نہایت ہی گستاخی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض نازل شدہ وحیوں کو نہیں سمجھے اور آپ سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں" (گویا مرزا ملعون کی نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم غلط کار ٹھہرے، نعوذباللہ) جبکہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر غلطی اور ہر گناہ سے پاک ہیں۔ (بحوالہ سپریم کورٹ منتھلی ریویو صفحہ ۱۷۷۶)

اسی طرح نہایت کمینگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سور کی چربی کھانے کا الزام لگایا (نعوذباللہ، استغفراللہ) بحوالہ سپریم کورٹ منتھلی ریویو صفحہ ۱۷۷۶

اس سے بڑھ کر کمینہ پن اور شیطانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرزا ملعون نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے کہ "اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کیلئے ایک ایسی جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ ہے۔" (معاذ اللہ، استغفر اللہ) بحوالہ پی ایل جے لاہور ۱۹۹۲ء، ۴۳۳ سی آر سی

میں مرزائیت سے ناواقف تمام حضرات بشمول الطاف حسین صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ بالا خبیثانہ بکواسات میں سے ایسی کونسی بکواس ہے جو کسی بھی مسلمان کیلئے قابل برداشت ہوسکتی ہے۔ (ہرگز نہیں) یا دنیا کے دیگر مذاہب کے پیروکاروں میں سے کونسا ایسا پیروکار ہوگا جو اپنے مذہب میں ایسی مداخلت برداشت کرے، یا اپنے مذہب کی اعلیٰ ترین شخصیت پر اس قسم کی نکتہ چینی یا توہین آمیز ریمارکس دینے کی اجازت دے سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں کوئی بھی ایسا نہیں) تو کیا لے دیکر ہم ہی مسلمان اس ذلت اور خواری کو برداشت کرنے کیلئے رہ گئے ہیں کہ اپنے سچے دین میں ناقابل برداشت مداخلت برداشت کریں یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قسم کے توہین آمیز ریمارکس برداشت کریں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب برداشت کریں، نچلی اعلیٰ عدالتوں سے لیکر عدالت عظمیٰ تک نے اپنے فیصلوں میں مذکورہ بالا غلیظ حوالہ جات کتابوں کے ناموں اور صفحات کے نمبروں تک درج کردیئے ہیں۔ اگر یہ حوالہ جات ثابت نہ ہوں تو مرزائی سچے اور ہم جھوٹے اور ہر سزا کے مستحق، اور اگر یہ حوالہ جات ثابت ہوجائیں تو یہ سادہ لوح مسلمان اور آپ اس پر غور فرماکر مسلم قوم کو دو ٹوک الفاظ میں بتائیں کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے مذکورہ بالا نظریات کی تبلیغ کی مرزائیوں کو اجازت دیکر مسلمانان پاکستان بشمول پوری مسلم امہ کو "جنگلوں کے سور، اور ان کی ماؤں کو رنڈیاں اور بیویوں کو کتیوں سے بڑھ کر" بے غیرت ہونے پر مہر تصدیق لگادی جائے؟ اور اس سے بڑھ کر ظلم پر ظلم یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذاللہ) جھوٹا ہونے اور اپنے مشن میں ناکام ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی غلطیاں سرزد ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سور کی چربی کھانے کا جھوٹا الزام لگانے جیسی تبلیغ کی اجازت دیکر سب سے پہلے ہم اپنی بے غیرتی پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے اسلام سے دستبردار ہوجائیں؟ (ہرگز نہیں)

مذکورہ بالا تمام حوالہ جات کی تصدیق عدالتی تصدیق سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوسکتی، اس لئے مذکورہ بالا عدالتوں کے اوریجنل ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ ہی ہماری گزارشات پر غور فرماکر خصوصی توجہ سے مرزا طاہر سے رابطہ کرکے یہ بات منوالیں کہ یا تو وہ پوری امت مسلمہ کی طرح

مسلمان بن کر اسلامی برادری میں شامل ہوجائیں' یا کھلے دل سے یہ قادیانی حضرات اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرکے پاکستان کے آئین کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہوئے دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح پاکستان میں پر امن طور پر رہیں اور غیر مسلم ووٹر لسٹ میں اپنے نام اندراج کرائیں اور سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بلاوجہ دی گئی غلیظ گالیوں کا کوئی بھی مناسب تدارک کریں تو بھی کوئی مسلمان ان سے تعرض نہیں کرے گا۔

نادانستہ ہم امید کرتے ہیں کہ آنجناب بلا تاخیر ان مذہبی قزاقوں مرزائیوں کی حمایت سے بے زاری کا اعلان کرکے اپنی مسلم برادری کا دل جیتنے کے ساتھ ساتھ شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بنیں گے۔

آنجناب کے جواب کے شدت سے منتظر ہیں۔

فقط والسلام

آپ کے خیر اندیش

علامہ احمد میاں حمادی و جملہ خدام ختم نبوت

بقیہ : قادیانی نظریات

انہیں دفن کریں گے' جیسا کہ ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں روایت لیا ہے اور دوسری روایات میں آتا ہے کہ "وہ روضہ اطہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان دفن ہوں گے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ شیخین کے بعد دفن ہوں گے' پس شیخین کو مبارک ہو کہ دو نبی انکے گرد و پیش ہیں۔" (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۲)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۷۳۵۵۴۳ ۔

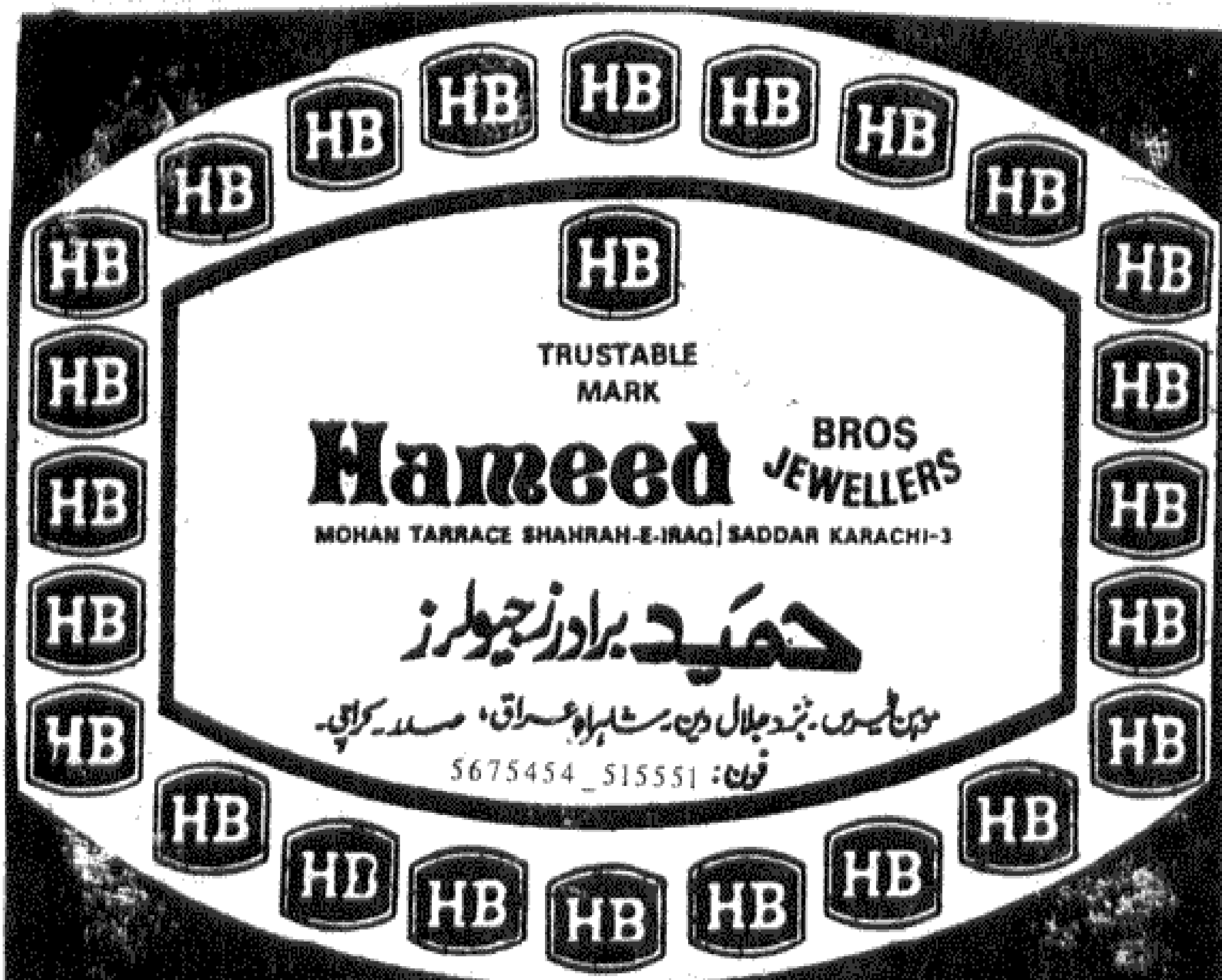

(عبدالقادر حسن کے جواب میں)

مولوی اور عبدالقادر حسن

مفتی محمد جمیل خان

محترم عبدالقادر حسن صاحب جنگ کے مقبول کالم نگار ہیں۔ فخر سے ایک کالم میں اپنی آپ بیتی کے ذیل میں لکھ چکے ہیں کہ وہ جامعہ اشرفیہ کے فاضل ہیں اگرچہ معروف معنوں میں وہ مولوی نہیں کیونکہ انہوں نے مولویوں والی وضع بقول ان کے اختیار نہیں کی (اور ایک کالم میں انہوں نے اس پر افسوس کا بھی اظہار کیا تھا) ۲۴ ستمبر ۹۷ء جنگ لندن کے ایک کالم مولوی 'منگیتر اور مسلمان نوجوان کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

انگلستان کے پاکستانی کہتے ہیں کہ ویزا منگیتر کو ملتا ہے یا پھر مولوی کو کیونکہ مولوی صاحبان یہاں پاکستانیوں کے درمیان دیوبندی' بریلوی اور شیعہ سنی جیسے اختلافات پیدا کرتے ہیں اور ان پاکستانیوں کو جن کی تعداد چھ سات لاکھ اور غیر مصدقہ نولاکھ سے اوپر ہے کبھی متحد نہیں ہونے دیتے۔ انگریزوں نے اپنے قانون سے مجبور ہو کر اور اپنے مالی مفادات کی وجہ سے مسلمانوں کو شہریت اور سکونت تو دے دی لیکن وہ ہندوستان والی لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی یہاں بھی اپنائے ہوئے ہیں اور مولوی حضرات اس پالیسی پر رضاکارانہ عمل کرتے ہیں۔ رہی سہی کسر اگرچہ ہمارے سیاست دانوں نے پوری کردی ہے اور پاکستان کی ہر جماعت یہاں بھی موجود ہے اور پاکستان سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ باہمی اختلافات رکھتی ہے لیکن انگریز پاکستانی سیاست دانوں کی اس طرح پذیرائی نہیں کرتے جس طرح مولوی صاحبان کی کرتے ہیں اور مسجدوں کے قیام کیلئے مقامی سرکاری ادارے لاکھوں پونڈ کی نقد امداد دیتے ہیں عیسائی گرجے بیچ رہے ہیں اور مسلمان ان گرجوں میں مینار تعمیر کرکے انہیں مساجد میں بدل رہے ہیں ان مساجد میں نمازیوں کی معقول تعداد دکھائی دیتی ہے اور بہت سے نوجوان بھی ہوتے ہیں اکثر و بیشتر پاکستانی گھرانوں میں مولوی صاحبان بچوں کو قرآن پاک پڑھانے جاتے ہیں۔

عبدالقادر حسن صاحب اس سے قبل بھی کئی کالموں میں علماء کرام پر اسی انداز میں تنقید کرتے رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ علماء کرام کو بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ دراصل وہ احساس کمتری کا شکار ہیں' ایک شخص جب اپنے دین سے مطمئن نہ ہو تو وہ کیسے کسی اور کو مطمئن کرسکے گا۔ ہم سب مغرب کے پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر اپنے دینی رہنماؤں کے خلاف پروپیگنڈہ میں لگ جاتے ہیں۔ عبدالقادر حسن صاحب نے بڑے اطمینان سے یہ دیکھ لیا کہ بعض جگہ دیوبندی' بریلوی' شیعہ سنی اختلاف ہونے سے کچھ بدمزگی پیدا ہوگئی لیکن ان کے سامنے سے یہ تاریخ اوجھل ہوگئی کہ ان اختلافات کے باوجود دنیا کے کسی بھی گوشے میں مسلمانوں کا اگر ایمان محفوظ ہے تو انہی علماء کرام کی وجہ سے' برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں نے جب عزم کرلیا کہ مسلمانوں کو ان کے دین سے ہٹانا ہے تو یہی بوریہ نشین علماء کرام تھے جنہوں نے ایک ایک گاؤں میں مسجد اور مدرسہ سنبھال کر لوگوں کے ایمان کی حفاظت کی۔ یہی آپس میں لڑنے والے علماء کرام ہی تھے جنہوں نے انگریز پادریوں کے غول کے سامنے سینہ سپر ہو کر مسلمانوں کا ایمان بچایا۔ تختہ دار پر چڑھے' سوروں کی کھالوں میں بند کیے گئے' سولی پر لٹکائے گئے' جناب قدرت اللہ شہاب کا شہاب نامہ کا ایک صفحہ پڑھیں جس میں انہوں نے اس مسجد کے مولوی' ملا اور مسلمانوں کے ایمان کے درمیان رشتے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ اسی مولوی کی برکت سے لوگوں کا ایمان سے رشتہ کسی نہ کسی انداز میں باقی ہے۔

جناب عبدالقادر حسن صاحب! انگلینڈ کے علماء کرام پر بے جا تنقید سے پہلے اگر ان علماء کرام کی خدمات کی تاریخ کا مطالعہ کرلیتے تو اس طرح تبصرہ کرنے کی نوبت نہ آتی۔ آج سے تیس چالیس سال پہلے کے انگلستان پر آپ نگاہ ڈالیں۔ اس ملک میں نماز پڑھنے کیلئے مسلمان کو کوئی جگہ میسر نہ تھی۔ راستوں کے سروس اسٹیشن میں وضو کرنا ممنوع تھا' حلال گوشت کا تصور تک نہیں تھا' مہینوں بلکہ سالوں بعد لوگ پاکستان اور ہندوستان سے آیا گوشت کھا کر اپنے ملک کو دعائیں دیتے۔ اللہ تعالی نے فضل فرمایا چند مولویوں کی اس ملک میں آمد ہوئی۔ اس مولوی نے ایک گھر میں نماز پڑھانا شروع کی۔ ایک ایک مسلمان کو مسجد کا راستہ دکھایا' ایک گھر سے دوسرے گھر دین کی آواز پہنچی' دوسرے شہر والوں کو ایک مولوی میسر آیا۔ اس طرح تیسرے

شہر میں جماعت خانہ کھلا' مولوی نے آگے درخواست دی۔ مسجد بنانے کی اجازت کیلئے بھاگ دوڑ کی لوگوں کو مسجدیں آباد کرنے کی ترغیب دی' کمیٹیاں بنائیں' مسجد کی اجازت ملی۔ اسکولوں میں جاکر قرآن پڑھنے کی اجازت حاصل کی عید کے موقع پر مذہبی فریضہ کے نام پر قربانی کی اجازت حاصل کی۔ عید کے عید گوشت ملنے لگا' آگے حلال گوشت کی اجازت کیلئے دوڑ دھوپ کی' اس طرح ایک ایک مسلمانوں کے حقوق حاصل کئے اور پھر ان مولویوں کی کوششوں سے مساجد کا سلسلہ شروع ہوا۔ پاکستانی ملا کی کوششوں کو دیکھ کر عرب مسلمان' ترکی اور دیگر ممالک کے مسلمان بیدار ہوئے۔ مساجد کا قیام شروع ہوا۔ اس خطہ میں جہاں مسجد بنانا جرم تھا' اب بریلوی' دیوبندی جھگڑا کرنے والے مولویوں کی کوششوں سے مساجد کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ آج ایک ہزار کے قریب مساجد انگلینڈ میں پاکستان سے زیادہ آباد نظر آتی ہیں۔ اس میں تبلیغی جماعت اور ان مولویوں کی کوشش کا دخل ہے جو عبدالقادر حسن صاحب کے بقول امت میں افتراق و انتشار پیدا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کو اس کے عوض کیا ملتا ہے اس کا تصور اگر آپ کریں تو مولوی پر آپ کو ترس آئے۔ اکثر مساجد میں امام صاحب کو ۶۰ سے ۸۰ پونڈ تنخواہ دی جاتی ہے۔ بعض جگہ کہا جاتا ہے کہ بے روزگار الاؤنس سے گزارہ کرو۔ اس میں پانچ وقت کی نماز' شام کو دو گھنٹے بچوں کو تعلیم دینا' اگر چند دن امام چھٹی کرے تو اس کی ملازمت ختم' بعض کمیٹی والے امام کو لندن سے واپس ملک بھجوانے سے بھی نہیں چوکتے امام صاحب سالوں اس قابل نہیں ہوتا کہ اپنے ملک والدین سے ملنے کیلئے آجائے۔ کمیٹی والے امام صاحب سے ایسا سلوک کرتے ہیں کہ سابقہ غلامانہ دور یا سعودی عرب کے موجودہ کفیلوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ امام صاحب صرف اس لئے رکا ہوا ہے کہ دین کی خدمت ہو رہی ہے۔ آج جو نوجوان مسلمانوں میں دین کا شعور پیدا ہوا ہے وہ انہی علماء کرام یا تبلیغی جماعت والوں کی محنت اور کوششوں سے ہو رہا ہے جن ممالک میں علماء کرام اور مسلمانوں کے درمیان رابطہ نہیں ہے وہاں لوگ آسانی کے ساتھ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ مراکش' سعودی عرب' عراق' شام' اسپین وغیرہ کے ممالک کی مثالیں آپ خود دیکھ سکتے ہیں۔ عبدالقادر حسن صاحب اپنے کالم میں خود لکھتے ہیں کہ نوجوانوں میں اسلام کا شعور بیدار ہو رہا ہے' اگر علماء کرام کے اختلافات کی وجہ سے لوگ بدظن ہوتے تو اسلام سے دور ہوتے' اسلام سے دور ہونے کے بجائے قریب ہونے اور مساجد میں زیادہ تعداد میں آنے کا مطلب یہی ہے کہ ان علماء پر ان کو اعتماد ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ وہ پاکستان کے حکمرانوں' پاکستان کے افسران اور پاکستان کے تجار اور پاکستان کے اہل قلم حضرات کی لوٹ مار' کرپشن' بددیانتی' وطن دشمنی سے اتنے متنفر ہو چکے ہیں کہ ان کو پاکستان کے ساتھ اپنی نسبت پسند نہیں وہ پاکستانی کہلوانے کے بجائے مسلمان کہلوانا اور پاکستانی رہنماؤں سے اپنی وابستگی کے بجائے علماء کرام سے اپنی وابستگی اور تبلیغی جماعت کے ساتھ اپنے تعلق پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اس کالم کے ذریعہ عبدالقادر حسن صاحب نے پاکستان کی کوئی خاص خدمت نہیں کی بلکہ انگریزوں کی اس سعی کی غیر ارادی طور پر حمایت کی ہے جو وہ مسلمانوں اور علماء کرام کے درمیان خلیج اور عدم اعتماد کی کیفیت پیدا کرنے کیلئے کر رہا ہے۔ امید ہے کہ جناب عبدالقادر حسن صاحب آئندہ علماء کرام سے متعلق اس قسم کے تبصرے کرنے سے گریز کریں گے۔

••

مستری محمد عبداللہ کا انتقال

مستری محمد عبداللہ ایک دیندار' پابند صوم و صلوۃ ذاکر و شاکر انسان تھے۔ بیعت کا تعلق خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے تھا۔ حضرت مولانا احمد خان صاحب' مولانا محمد عبداللہ صاحب اور حضرت الامیر مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے روحانی استفادہ کرتے رہے۔ فرنیچر بنانے کے بہترین کاریگر تھے' دار العلوم فیصل آباد (پیپلز کالونی نمبر ۲) کے دروازے اور ونڈو کا کام خود کیا۔ مرحوم اس لحاظ سے انتہائی خوش نصیب انسان تھے کہ ان کی ایک بیٹی تبلیغی جماعت کے معروف رہنما اور بزرگ مبلغ حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب دامت برکاتہم کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ اور دوسری صاحبزادی قاری نذیر احمد مرحوم خطیب کی مسجد انار کلی لاہور کی بیوہ ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نائب امیر قاری محمد زبیر مرحوم کے نواسہ ہیں۔ بہرحال ان کی وفات سے ملک ایک بہت ہی ذاکر و شاکر انسان سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد طاہر بندگیؒ کے قریب قبرستان میانی صاحب لاہور میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ حضرت مفتی زین العابدین صاحب نے پڑھائی۔ جنازہ میں لاہور کے علماء و صلحاء کثیر تعداد میں شریک ہوئے' جبکہ فیصل آباد سے حضرت مفتی صاحب کے علاوہ سیدی و مرشدی حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم' مولانا مفتی ضیاء الحق نے شرکت کی۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین حضرت مولانا خان محمد صاحب' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے مرحوم کیلئے مغفرت کی دعا کی۔

قسط نمبر۲

یار غار، رفیق نبوت، محسن امت خلیفہ اول

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مولانا نذیر احمد تونسوی

○ سفر شب ہجرت کو سفر شب معراج سے بظاہر بڑی مشابہت حاصل ہے، لیکن غور کرنے سے بڑا فرق نظر آئے گا۔ معراج کی رات رفیق نبوت ملائکہ کا سردار تھا اور ہجرت کی رات جسے شرف رفاقت نصیب ہوا وہ امت محمدیہ کا سردار تھا، معراج کی رات رفیق نبوت نے صاحب نبوت کو آکر بلایا اور ہجرت کی رات صاحب نبوت نے رفیق نبوت کو آکر بلایا، معراج کا رفیق منزل مقصود تک ساتھ جانے سے پہلے راستے ہی میں رک گیا اور آگے جانے سے معذرت ظاہر کردی شیخ سعدیؒ نے اسی موقع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

بدو گفت سالار بیت الحرام
کہ اے حامل وحی برتر خرام
چوں در دوستی مخلصم یافتی
عنانم زصحبت چرا تافتی
بگفتا فراتر مجالم نہ ماند
بماندم کہ نیروئے بالم نہ ماند
اگر یک سرے موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

لیکن رفیق ہجرت نے سفر و حضر، احد و بدر، غار و مزار ہر جگہ ساتھ نبھایا، اور خلد بریں میں بھی ساتھ ہوں گے۔

○ شب ہجرت میں جو بستر نبوی پر سویا، وہ امانت خلق کا محافظ تھا، لیکن جو حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، وہ امانت خالق کا پہرے دار تھا، اور اس نے رفاقت نبوت کا حق ادا کرکے وہ لازوال کردار ادا کیا جو رشک انس و ملائک بن گیا۔

○ آیت ہذا میں قیام غار کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تسلی کی خاطر وہ کلام ارشاد فرمایا گیا تھا جس کی عظمت و شوکت کے سامنے شدید سے شدید ترین دشمن کا بھی سر خم ہے، یعنی لا تحزن ان اللہ معنا۔

○ آیت ہذا میں مثالی ایمان اور محبت لازوال کی طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے مثال صحابیت کا تذکرہ بھی موجود ہے، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ واحد خوش بخت و خوش نصیب صحابی ہیں جن کی صحابیت کی گواہی قرآن نے دی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر دراصل قرآن کا منکر شمار ہوگا۔ یہ شرف بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے کہ صحابیت ان کی چار نسلوں میں چلی، خود صحابی، والد صحابی، بیٹا صحابی، پوتا صحابی، اور یہ وہ شرف ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سمیت کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو حاصل نہ ہوسکا۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ مقام آپ رضی اللہ عنہ کو فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے ملا، آپ رضی اللہ عنہ فنائیت کے مقام تک پہنچے ہوئے تھے، انہوں نے اپنی ذات، جذبات، خیالات و نظریات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات جذبات، خیالات و نظریات میں گم کردیا تھا، دنیا میں ہر کسی کے ایک دو رفیق ہوتے ہیں۔ لیکن یہ رفاقت زندگی کے تمام گوشوں میں کہیں نہیں ہوتی، اگر معاملات میں رفاقت ہے تو نظریات و تصورات میں نہیں، رشتے میں رفاقت ہے تو معاملات میں نہیں، صلح میں ہے تو جنگ میں نہیں، مذہب میں ہے، تو سیاست میں نہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رفاقت کلی کی سعادت جس خوش نصیب کے حصے میں آئی وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تنہا ذات ہے، رسالت کی پوری زندگی میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا، جہاں یہ تصور بھی کیا جاسکے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حق رفاقت ادا کرنے میں سب سے آگے نہ رہے ہوں، معلوم ہوتا ہے کہ ازل سے ہی انہیں رفاقت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چن لیا گیا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً ڈھائی سال چھوٹے تھے، اور ڈھائی سال تک خلافت کرکے سن وصال کی سعادت میں بھی حق رفاقت ادا فرمایا۔ اس فنافی الرسول بزرگ کو ایک نظر اس پہلو سے بھی دیکھئے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کا رشتہ قائم ہونے کے بعد تمام خونی رشتے بھی ایک طرف رکھ دیئے، اب وہ صرف اس کو اپنا سمجھتے تھے جس کے گلے میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق ہوتا تھا، خواہ وہ حبشہ کا بلال رضی اللہ عنہ ہو، یا روم کا صہیب رضی اللہ عنہ ہو، یا فارس کا سلمان رضی اللہ عنہ اور

قبیلہ غفار کا ابوذر رضی اللہ عنہ ہو' لیکن جو سرور کائنات کا دشمن ہوتا اسے آپ رضی اللہ عنہ بھی اپنا دشمن سمجھتے تھے' خواہ وہ آپ کا حقیقی بیٹا ہی کیوں نہ ہو' چنانچہ آپ کا حقیقی بیٹا عبدالرحمٰن غزوہ بدر تک کافر تھا' اور مشرکین کے لشکر میں شامل تھا' مسلمان ہونے کے بعد ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا کہ آپ جنگ بدر میں ایک موقع پر میری تلوار کے وار کی زد میں آگئے' میں نے والد سمجھ کر آپ کو چھوڑ دیا' یہ سن کر فرمایا اگر تو میری تلوار کی زد میں آتا تو میں کبھی نہ چھوڑتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اس بات کا گواہ ہے کہ وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں غرق اور فنا ہو چکے تھے' چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے سال ایک روز دوران خطبہ یہ الفاظ آپ رضی اللہ عنہ کی زبان پر آئے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ سال سنا' گزشتہ سال کے لفظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حادثہ وفات یاد آگیا' بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے' اور یاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بے تاب ہوگئے' سنبھل کر پھر خطبہ شروع کیا پھر ان الفاظ سے دل پر چوٹ لگی اور مضطرب ہوگئے' تیسری مرتبہ ضبط کی کوشش کی اور بڑی مشکل سے خطبہ ختم کیا۔

امام سیوطیؒ نے لکھا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب اصلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا صدمہ تھا' جس سے گھلتے رہے یہاں تک کہ اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنائیت کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا شدہ ایسے الفاظ کی تہ تک پہنچ جاتے تھے' جن کا بیان اشاروں اور کنایوں میں ہوتا' چنانچہ سفر آخرت سے قبل زمانہ علالت میں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر دوران گفتگو ارشاد فرمایا' اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا اور قرب الٰہی میں سے جسے چاہے پسند کرے' اس نے اللہ کے قرب کو پسند کرلیا' یہ سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس بات کی تہ تک پہنچ گئے اور رونے لگے' اور فرمایا نہیں! بلکہ ہم اپنی جانیں اور اپنے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کردیں گے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر! سنبھلو اور پھر ارشاد فرمایا' جس قدر مکانوں کے دروازے صحن مسجد میں ہیں وہ سب بند کردیئے جائیں' مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ بدستور کھلا رہے' یہ کہہ کر فرمایا میں کسی کو نہیں جانتا جو میرے نزدیک رفاقت میں باعتبار احسانات کے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو' پس اگر میں کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا' مگر یہ صرف رفاقت اور اخوت ایمانی ہے' یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ہم کو اپنے پاس جمع کرلے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب علیل ہوئے اور مرض شدت اختیار کرگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہو نماز کی امامت کریں' چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر سترہ نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں پڑھائیں' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے مصلے پر امامت کیلئے کھڑا کرنا یہ اس بات کی واضح دلیل تھی کہ میرے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بلا فصل ہوں گے۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ مدنی زندگی میں جب اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ تھا' اس وقت جو مصلے کا وارث ہوتا تھا' وہی تاج و تخت کا وارث بنتا تھا' جو مسجد میں امام ہوتا' وہی قصر شاہی میں حکمران ہوتا' جو محراب و منبر کا خطیب ہوتا' اقتدار بھی اسی کو نصیب ہوتا۔ اس کے برعکس ہم نے یہ تقسیم کردی ہے کہ جو حکمران ہو وہ امام اور خطیب نہیں ہوسکتا' اور جو امام و خطیب ہو وہ بادشاہ نہیں بن سکتا' دین و دنیا کی ہماری یہ تقسیم خود ساختہ و خود تراشیدہ ہے' جس کا نظام اسلام کے ساتھ دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سانحہ ارتحال پیش آیا' تو بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین صدمے کی وجہ سے ہوش و حواس کھو بیٹھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام پر سکتہ طاری تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا جری اور بہادر شخص صدمے کے باعث بے قابو ہوکر اعلان کررہا تھا کہ جو شخص یہ کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کرگئے ہیں میں تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا' ایک بھی صحابی رضی اللہ عنہ ایسا نہیں تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے صدمے کا اثر نہ ہو۔ اس مشکل مرحلہ اور صدمہ عظیم کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی مدد اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صبر و تحمل کا پہاڑ بن گئے اور آپ نے بے مثال استقامت کا مظاہرہ فرمایا' اس موقع پر اگر ان کے قدموں میں لغزش آجاتی تو منافق' عیسائی' یہودی اور مرتدین مدینہ طیبہ پر چڑھائی کیلئے دلیر ہوجاتے' چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ صبر و تحمل کے ساتھ پروقار طریقہ سے تشریف لائے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں' آپ کی حیات اور وفات دونوں پاک ہیں' جو موت اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق

باقی صفحہ ۱۹ پر

مولانا محمد اشرف کھوکھر

امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد کے تبلیغی دورے

حضرت والا ۱۲ مئی ۹۷ء کو حج کی ادائیگی کے بعد حرمین شریفین سے وطن واپس تشریف لائے ۲۴ مئی تک خانقاہ سراجیہ تشریف فرما رہے' اپنے عقیدت مندوں اور متوسلین کے مسائل سنتے اور دعا خیر میں مصروف رہے اور ۲۵ مئی کو ڈیرہ اسماعیل خان میں جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ۳۱ مئی کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کی دعوت پر مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کے جلسہ میں شرکت فرما کر جلسہ کی صدارت فرمائی' ۳ جون ۹۷ء جنڈانوالہ کے مدرسہ سراج العلوم کے افتتاحی اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ۱۳ جون کو دریا خان کے عقیدت مندوں کے یہاں تشریف لے گئے' جبکہ ۱۵ جون گنجیال شریف تشریف لے گئے۔ ۱۹ جون کو ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی صدارت فرمائی' جبکہ ۲۰ جون راولپنڈی کے احباب کی دعوت پر راولپنڈی میں قیام فرما رہے۔ ۲۱-۲۲ جون ۹۷ء ہری پور کے احباب ختم نبوت کی دعوت پر تشریف لے گئے اور ۲۹ جون کو جامعہ مدنیہ لاہور کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت فرمائی اور ۳۰ جون کو دفتر ختم نبوت لاہور میں منعقد ہونے والے مجلس عمومی کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ۲ جولائی ۹۷ء بروز بدھ لاہور سے آپ سرہند شریف ہندوستان تشریف لے گئے ۶ جولائی کو واپس وطن تشریف لائے جس کی تفصیلی رپورٹ گزشتہ شماروں میں شائع ہو چکی ہے۔ ۱۵ جولائی کو ڈیرہ اسمٰعیل خان سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز ملتان تشریف لائے اور ۱۶ جولائی کو مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں منعقد ہونے والے اجلاس کی صدارت اور اجلاس کی اختتامی دعا فرمائی۔ ۱۷ جولائی کو آپ خانقاہ سراجیہ کندیاں تشریف لے گئے' درج بالا تمام تبلیغی اسفار میں جناب صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب نے حضرت والا کے ہمسفر ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ۱۸ جولائی واپڈا کالونی کے مولانا عبدالرحیم کی بچی کے نکاح میں شرکت اور دعائے خیر فرمائی۔ ۲۴ جولائی چک نمبر ۷۵ (ٹی ڈی اے) کے صبغت اللہ صاحب کی دعوت پر تشریف لے گئے' بعدازاں خانقاہ سراجیہ تشریف لائے۔ ۴ اگست ۹۷ء کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے برطانیہ روانگی ہوئی اور ۲۹ اگست تک برطانیہ میں بارھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی صدارت فرمائی اور اس کے علاوہ برطانیہ کے دوسرے شہروں میں ختم نبوت کے ہونے والے پروگراموں میں شرکت فرمائی۔

۶ ستمبر اسلام آباد تشریف لائے جبکہ ۷-۸ ستمبر ۹۷ء کو کوئٹہ میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی صدارت اور اختتامی دعا فرمائی۔ ۹ ستمبر پشین کے ایک مدرسہ کے انتظامیہ کی دعوت پر تشریف لے گئے اور دعائے خیر فرمائی۔ ۱۰ تا ۱۲ لورالائی کے متوسلین کے یہاں تشریف لے گئے ۱۴ ستمبر کو ژوب سے بذریعہ ہوائی جہاز ملتان تشریف لائے اور اسی دن جامع مسجد بہاولپور میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرمائی ۱۶ ستمبر ملتان ایئرپورٹ پر مولانا جمشید صاحب کے داماد راؤ اقبال صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں ملتان کے معززین اور احباب بھی ہزاروں کی تعداد میں شریک تھے' بعدازاں بذریعہ روڈ خانقاہ سراجیہ تشریف لائے۔ ۱۷ تا ۱۹ ستمبر خانقاہ پر تشریف فرما رہے جبکہ ۲۰ ستمبر ۹۷ء کو ایبٹ آباد میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی ۲۲ ستمبر کو کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ بعداز نماز ظہر ایبٹ آباد سے حویلیاں محمد ساجد اعوان کے گھر تشریف لائے' اور رات کا قیام حافظ حیات صاحب کے یہاں رہا' یاد رہے کہ اس کانفرنس میں مولانا محمد اجمل خان صاحب' مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کے علاوہ دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ بعدازاں ہلنگ بالا کے مدرسہ کی انتظامیہ کی دعوت پر تشریف لے گئے جلسہ کی صدارت کی' حفاظ کرام کی دستار بندی کی اور اختتامی دعا کے بعد ۱۱ بجے شب پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ ۲۴ ستمبر ۹۷ء مانسہرہ شہر میں قیام فرمایا جبکہ ۲۵ ستمبر کو بعداز نماز عصر نوکوٹ میں منعقد ختم قرآن کی مجلس میں شرکت اور دعائے خیر فرمائی۔ ۲۶ ستمبر کو مانسہرہ کی مرکزی مسجد میں منعقد کانفرنس میں شرکت فرمائی جبکہ ۲۷ ستمبر کو "مولانا غلام غوث ہزاروی کانفرنس بفہ" کی صدارت

فرمائی' یاد رہے کہ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا' جناب صاحبزادہ حافظ محمد عابد اور جناب طاہر رزاق نے خطاب کیا۔ ۲۸ ستمبر کو ہری پور سے روانہ ہو کر حکیم عبدالرحمٰن صاحب کے یہاں ناشتہ کیا بعد ازاں اسلام آباد میں راجہ ظفر الحق صاحب وفاقی وزیر مذہبی امور کے گھر پر جماعتی امور کے بارے میں دو گھنٹے ملاقات کی۔ اسی روز ملک حیات اترا صاحب دھمیال کیمپ کی دعوت پر دوپہر کا کھانا کھایا یاد رہے کہ اس سفر میں صاحبزادہ نجیب صاحب اور حاجی محمد اسلم صاحب بھی ساتھ تھے' اسی روز بوقت نماز مغرب خانقاہ سراجیہ کندیاں تشریف لائے۔ ۲۹-۳۰ ستمبر خانقاہ پر تشریف فرما رہے۔ یکم اکتوبر ساڑھے بارہ بجے خانقاہ سے سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب' صاحبزادہ رشید احمد صاحب اور صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے آپ کے ہمراہ سفر کیا' عصر کی نماز صدیق آباد ربوہ کی جامع مسجد میں پڑھائی اور ۲-۳ اکتوبر ۹۷ء کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی صدارت فرمائی' ۳ اکتوبر ۹۷ء بروز جمعۃ المبارک ۹ بجے حسب ضابطہ انتخاب امراء عالمی مجلس کے اجلاس میں شرکت فرمائی بعد از اختتام کانفرنس دعا فرمائی اور ۳ اکتوبر کی شام سردار حاجی گل محمد دمڑ سابق (ایم این اے) بلوچستان کی دعوت پر فیصل آباد تشریف لے گئے' مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور رات کا قیام بھی وہیں کیا۔ ۴ اکتوبر صبح ۹ بجے دفتر ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں کانفرنس کے اختتامی اجلاس مبلغین کی صدارت فرمائی' اسی روز آپ بذریعہ روڈ فیصل آباد سے گوجرہ صوفی محمد اشفاق اللہ واحدی مجددی کی دعوت پر تشریف لے گئے معززین شہر نے آپ سے ملاقاتیں' درخواست دعائے خیر کی' حضرت والا نے دعا فرمائی یاد رہے کہ صاحبزادہ حافظ محمد عابد اور صاحبزادہ خلیل احمد صاحب آپ کے ہمسفر رہے اسی روز شام کو آپ خانقاہ سراجیہ کندیاں واپس تشریف لے آئے۔

○

بقیہ : سیدنا ابوبکر صدیقؓ

میں لکھ دی تھی' اس کا ذائقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھ لیا' اب اس کے بعد آپ کبھی وفات نہیں پائیں گے' یہ فرما کر باہر تشریف لائے اور مسجد نبوی میں صدمہ سے نڈھال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اجتماع میں علم و حکمت سے بھرپور خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا' وہ جان لے کہ اس کا معبود آج وفات پا چکا ہے' اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا' وہ جان لے کہ اس کا معبود کبھی نہیں مرے گا' اور دوران خطبہ یہ آیت تلاوت فرمائی وما محمد الا رسول الخ یعنی اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک رسول اور ان سے قبل رسول گزر چکے ہیں' تو کیا اگر وہ وفات پا جائیں' یا شہید ہو جائیں تو تم برگشتہ ہو جاؤ گے' اور جو شخص برگشتہ ہو جائے گا وہ خدا کو کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا' اور اللہ شکر گزاروں کو عنقریب جزا دے گا۔"

نعت شریف

کہا ہے کسی نے کہ سردار انبیاء نہ کہو
کہا ہے کسی نے کہ سرتاج انبیاء نہ کہو
کہا ہے کسی نے کہ روئے رسول اکرمؐ کو
رخ جمال الٰہی کا آئینہ نہ کہو
کہا ہے کسی نے کہ الطاف حق کے قاسم کو
کمال رحمت باری کی انتہاء نہ کہو
کہا ہے کسی نے کہ مشکل کشائیوں کیلئے
انہیں وسیلہ تکمیل التجا نہ کہو
یہی ہے فلسفہ انما انا بشر
خدا کے بعد سبھی کچھ کہو مگر خدا نہ کہو

کلام انور صابری

(مرسلہ قاری ظہور احمد قاسمی)

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر ۲۴۵۸۰۳۱

قسط نمبر۳

مولانا عبداللطیف مسعود.....ڈسکہ

قادیانی نبوت کی حقیقت اور اوصاف و لوازم

مزید اشکال:

یہ ہے کہ جہاں مرزا بشیرالدین صاحب نے قادیانی نبوت کے اثبات میں اتنی محنت و مشقت اٹھاکر بمشکل اسے کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے وہاں انہوں نے یہ بھی واضح طور پر لکھ دیا کہ جناب مرزا صاحب نبوت کی حقیقت سمجھنے میں مسلسل تیئیس برس تک متردد و متشکک رہے ہیں کبھی آپ لغت عربی کے حوالہ سے نبوت کا مفہوم معلوم کرتے ہوئے آپ کو اس پر فٹ کرنے کی کوشش فرماتے۔ اور کبھی عام اہل اسلام کی تعریف کے ساتھ مطابقت کی کوشش فرماتے اور کبھی قرآن مجید کی وضاحت کے ساتھ سعی کرتے۔ کبھی خدائی اصطلاح پر غور کرتے اور کبھی انبیاء کرام کی تعریف کے ساتھ فٹ ہونے کی کوشش فرماتے اسی کشمکش میں آپ تیئیس سال تک سرگردان رہے بالآخر آپ نے اپنی سابقہ تیئیس سالہ وحی پر غور فرماکر اور قرآن مجید کی تعریف کے پیش نظر اپنے آپ کو نبی سمجھ کر دعویٰ داغ دیا۔ دیکھئے ان کی کتاب حقیقت النبوۃ ۱۲۲ تا ۱۲۶

فرمایئے جو شخص تیئیس سال تک جو کہ تقریباً" ربع صدی کا عرصہ ہے اپنے منصب اور عہدہ کو ہی نہ سمجھ سکے وہ کسی اہلیت اور منصب کا مستحق ہوگا؟ چنانچہ دعویٰ مسیحیت میں بھی مرزا صاحب اسی حیرانگی میں ۱۲ برس مبتلا رہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے خود لکھا ہے دیکھئے ان کی کتاب اعجاز احمدی ص ۷

فرمایئے کیا کوئی منصب و عہدہ ڈکشنری دیکھ کر اختیار کیا جاسکتا ہے؟ مثلاً" ایک آدمی ڈکشنری دیکھنے لگے کہ لغت میں ڈپٹی کمشنر کسے کہتے ہیں تو اس میں اس کی تعریف دیکھ کر ڈپٹی کمشنر بن کر بیٹھ جائے تو یہ فعل قابل قبول ہوگا وہ واقعۃ ڈپٹی کمشنر تسلیم کرلیا جائے گا۔ اب اسے سرکاری آرڈر کی کوئی حاجت نہ ہوگی؟

خدارا کچھ غور کیجئے! جب حکومت کسی فرد کو اس کی استعداد کے مطابق کسی علاقہ کا گورنر یا کمشنر مقرر کردیتی ہے تو وہ واقعی گورنر یا کمشنر بن جائے گا اب اسے ڈکشنری دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اسی طرح جب خالق کائنات کسی فرد کو عہدہ نبوت و رسالت پر فائز کردے تو اب اسے لغت یا ڈکشنری دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ صاحب اختیار اسے وہ منصب و عہدہ ودیعت کررہا ہے اب اسے مزید کسی تفتیش کی حاجت نہیں ورنہ اس کا خدا پر ایمان کیسے ہوا؟ پھر جیسے کوئی آدمی جس کو گورنمنٹ کمشنر مقرر کردے وہ چند سال تک اسی چکر میں رہے کہ میں واقعی لغت و محاورہ کے لحاظ سے یا سرکاری قانون کے مطابق کمشنر ہوں بھی یا نہیں؟ تو ایسے پاگل کو کئی سالوں تک کون دیکھے گا؟ اسے فوری طور پر پاگل سمجھ کر کنڈم کرکے دوسرا کوئی فرد کا اس عہدہ پر تعین کردیا جائے گا۔ اسی طرح جب مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ تیئیس سال تک جو نبی اور رسول کا عہدہ دے رہا ہے تو اسے پھر شک و تردد کی کیا ضرورت تھی؟ کہ میں واقعتاً نبی ہوں یا نہیں؟ اگر تیئیس سال کے بعد اسے یہ حقیقت ذہن نشین ہوئی کہ تو واقعی نبی ہے تو سبحان اللہ وہ خدا بھی کیسا خدا ہے جو اتنے عرصہ تک ایک وہمی اور متردد فرد کو ہی نبی بننے پر مجبور کرتا رہا اگر واقعی نبی بننے کی گنجائش تھی تو اسے اپنے علم کامل کے مطابق ایسے فرد کو نبی یا رسول کا اعزاز دینا چاہئے تھا جس کا اپنی وحی پر یقین کامل ہو۔ اگر کوئی ایسا ہی شکی المزاج نکلے تو فوراً" اسے کنڈم قرار دے کر دوسرا فرد متعین کردینا چاہئے تھا خواہ مخواہ مخلوق خدا کو اتنا عرصہ ہدایت و رہنمائی سے کیوں محروم رکھا گیا؟ عجیب بات ہے مرزا صاحب ایک طرف تو ۲۳ سالہ دور معیار صداقت کے لئے مقرر کرتے ہیں کہ میں تیئیس سال سے چل رہا ہوں لہٰذا میں سچا" مگر ہونہار فرزند نے لکھ دیا کہ حضرت صاحب تیئیس سال تک اپنے منصب و مقام کے فہم میں ہی حیران سرگرداں رہے تو پھر یہ صداقت کا معیار کس کام آئے گا۔

نیز مرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ میری وحی اتنی یقینی اور قطعی ہے کہ جتنی قرآن مجید کی۔ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱)

لہٰذا اس ضابطہ کے مطابق اگر میں اپنی وحی میں ایک دم کے لئے شک کروں تو کافر ہو جاؤں میری عاقبت تباہ ہو جائے دیکھئے خزائن ص ۲۱۲ ج ۲۵

ملاحظہ فرمائیں کہ ہونہار فرزند ارجمند نے اتنی محنت برداشت کرنے کے بعد بھی اپنے باپ کو کس کھڈے میں دھکیل دیا" یعنی ۲۳ سال تک متردد رکھ کر اسے کفر و ضلالت کی وحشناک وادی میں دھکیل دیا مگر افسوس مرزا صاحب خود بھی ایسے تباہ کن کھڈوں میں چھلانگیں لگانے کے عادی ہیں

تاریخی ڈائری

حافظ محمد سعید اسعد

ہجرت مدینہ اور جنگ بدر

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں ناکامی ہوئی' تو قریش نے ذات گرامی کی گرفتاری کیلئے انعام کا لالچ دیا کہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لائے گا' سو اونٹ انعام پائے گا' بہت سے نوجوان قسمت آزمائی کیلئے نکلے۔ ان میں سراقہؓ بن جعشم بھی تھا وہ غار سے عین روانگی کے وقت پہنچا اور ان کے پیچھے لپکا' خدا کی حکمت کہ وہ جونہی قریب آیا تو اس کے گھوڑے نے سکندری کھائی' سوار خود فرش راہ ہوگیا۔ وہ پھر سنبھلا اس نے ترکش سے فال کے تیر نکالے' قسمت سے نفی کا جواب پایا۔ انعام کی امید پر تقدیر سے لڑجانے والا مایوس نہ ہوا' اس نے باگیں اٹھائیں اب کے گھوڑا ریت میں دھنس گیا' دل میں ڈرا کہ آثار کچھ اور ہیں۔ چنانچہ نہایت عاجزی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور امان کی درخواست کی' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی درخواست قبول فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ نے' جو ہمراہ تھا' چمڑے کے ٹکڑے پر امن کا فرمان لکھ دیا۔ ساتھ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سراقہ! میں تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن دیکھ رہا ہوں۔ یہ پیش گوئی حرف بہ حرف درست پوری ہوئی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں جب ایران فتح ہوگیا تو مال غنیمت میں دو سونے کے قیمتی کنگن بھی آئے' جو خلیفہ وقت (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے سراقہ رضی اللہ عنہ کو (جو اس وقت مسلمان ہوچکے تھے) پہنائے' سراقہ رضی اللہ عنہ امن کی تحریر لیکر واپس ہوا' تو راستہ میں جو ملا' اسے یہ کہہ کر رخصت کرتا گیا کہ اس راستے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں گزرے' چنانچہ مدینہ کے یہ مقدس مسافر بڑے اطمینان سے منزل بہ منزل سفر طے کرکے آٹھ دن میں دارالامان مدینے کے قریب پہنچے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر سن کر مدینے کے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی' گھر گھر خوشیاں منائی جانے لگیں' انصار کا والہانہ جوش بڑھتا ہی چلا گیا' جہاں ذرا سا غبار آیا' دل امید سے دھڑکنے لگتے' آنکھیں فرش راہ ہونے کیلئے چمکنے لگتیں۔ ایک دن انتظار سے تھک ہار کر لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس جاچکے تھے کہ اچانک ایک یہودی نے مدینے کے بیرونی قلعے سے ان دو مقدس مسافروں کو دیکھا اور قرائن سے پہچانا کہ یہ وہی سوار ہیں۔ اس نے لوگوں کو پکار کر آگاہ کیا' لوگ فرط انبساط سے دوڑے آئے' مردوں نے جلدی جلدی ہتھیار سجائے عورتوں نے جوڑے بدلے' تمام گھروں سے تکبیر کی آوازیں بلند ہونے لگیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز شنبہ مدینے کی بستی قبا میں قیام فرمایا اور کلثوم بن الہدم کو' جو خاندان عمر بن عوف کا سردار تھا' اپنی مہمانی کا شرف بخشا' چند روز بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کوفت سفر سے چور' مگر شاداں و فرحاں یہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آملے۔

سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند برتر و توانا کی عبادت کیلئے کلثوم رضی اللہ عنہا کی افتادہ زمین پر مسجد کی بنیاد ڈالی' اس کی تکمیل میں خود بھی مزدوروں کی طرح شامل ہوئے' عقیدت مند لپک کر ہاتھ بٹانے کیلئے پاس آئے' مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا' قبا میں چودہ دن قیام کے بعد جمعہ کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے' اور بنی سالم کے محلے میں پہنچے جہاں نماز جمعہ ادا فرمائی' اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے جاکر رکے' اور قرابت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے انہی کے مکان میں قیام کرنا پسند فرمایا' اسی مکان کے متصل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی اور ازواج مطہرات کے حجروں کی بنیاد ڈالی۔

جب یہ مقدس معمار اپنے بابرکت ہاتھوں سے پاکیزہ دیواروں کو چن چن کر مسجد نبوی اور حجرے مکمل کرچکے' تو انہوں نے اہل بیت کو بھی یہاں بلالیا۔ ہجرت کے چند روز بعد سرداران قریش نے کاغذی گھوڑے دوڑانے شروع کئے۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی کو' جو رئیس انصار تھا' ایک تحکمانہ خط لکھا کہ تم نے ہمارے آدمی کو اپنے ہاں پناہ دی ہے' ہم خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ یا تم ان لوگوں کو قتل کرڈالو یا انہیں مدینے سے نکال دو' ورنہ ہم سب لوگ تم پر حملہ کرکے تم کو فنا کردیں گے' عبداللہ بن ابی ہجرت سے پہلے انصار کا بے تاج بادشاہ تھا' اس کی رسم تاج پوشی ہونے والی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی عقیدت اور عزت کا مرجع بن گئے' وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خار کھانے لگا' چنانچہ پس پردہ لوگوں کو مسلمانوں کے

خلاف ورغلانے لگا' مدینے کے یہود جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امن اور معاونت کا عہد کیا تھا۔ قریش کی شہہ پاکر آہستہ آہستہ منہ آنے لگے' ذرا سا شرارہ مدینے کے خرمن امن کو خاکستر کردینے کیلئے کافی تھا' آخر خدا نے ۱۲ صفر ۲ھ کو لڑنے کی اجازت دی' کچھ ہی عرصے بعد اہل مکہ نے کھلم کھلا چھیڑ چھاڑ شروع کردی۔ مکے کے رئیس کرز بن جابر فہری نے اچانک مدینے کی وسیع چراگاہ پر چھاپا مارا اور مویشی لوٹ کرلے گیا اس واقعے کے بعد ضروری ہوگیا کہ مسلمان صرف مدینے میں بیٹھ کر شب بیداری نہ کریں' بلکہ اہل قریش کی نقل و حرکت کی پوری نگرانی بھی کی جائے' چنانچہ رجب ۲ھ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کے ہمراہ بارہ آدمیوں کو نخلہ کی طرف بھیجا اور ایک خط دیکر ہدایت کی کہ اسے دو دن بعد کھولنا عبداللہ نے خط کھولا۔ اس میں لکھا تھا کہ نخلہ میں قیام کرو اور قریش کے حالات کا پتہ لگاکر اطلاع دو اتفاق سے قریش کے کچھ آدمی شام سے تجارت کا سامان لیکر سامنے سے گزرے۔ عبداللہ بن جحش کے اشارے پر مسلمانوں نے اس قافلے پر حملہ کردیا اہل قافلہ میں سے ایک شخص عبداللہ بن الحضرمی مارا گیا۔ دو گرفتار ہوئے' جب سارے واقعے کی اطلاع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو انہوں نے عبداللہ سے باز پرس کی' یوں جو بلا حجت لڑنے پر آمادہ تھے اب انہیں حجت ہاتھ آگئی مدینے پر حملہ اب یقینی اور چند روز کی بات تھی اسی اثنا میں کسی نے مکے میں یہ افواہ اڑادی کہ مسلمان شام سے آنے والے قافلے کو لوٹنے آرہے ہیں بس پھر کیا تھا اہل مکہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ہتھیار باندھے جنگ کا سامان درست کیا اور آندھی کی طرح اٹھے اور بدر کے مقام پر آکر ٹھہرگئے' ناچار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مدافعت کے لئے مسلمانوں کو ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا آپ بدر کے میدان میں تین سو تیرہ صحابہؓ کی مختصر سی جماعت لے کر پہنچے تو دیکھا کہ قریش کا ایک ہزار کا لشکر پڑاؤ ڈالے پڑا ہے' سو سواروں کا رسالہ ہے رسد رسانی کا پورا سامان ہے جنگی تدبیر سے واقف قریش میدان کے بہترین مقامات پر قابض ہوچکے تھے خباب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رائے دی کہ پہلے چشمے پر قبضہ کرلیا جائے آپ کو یہ رائے پسند آئی اور مسلمانوں نے چشمے پر قبضہ کرلیا۔

جب عام حملہ شروع ہوا تو مٹھی بھر مسلمان کفار کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوئے عقبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور ولید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار سے مارا گیا۔ عقبہ کے بھائی شیبہ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کردیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر شیبہ کو قتل کیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو کاندھے پر اٹھالائے گھمسان کے رن میں حضرت معوذ رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ ابوجہل پر جھپٹے اور شمشیر سے وار کیا وہ زخمی ہوکر زمین پر گر پڑا ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے باپ کو گرتا دیکھ کر عقب سے معاذ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا معاذ رضی اللہ عنہ کا بازو کٹ کر بس ایک تسمہ لگا رہا' لیکن اس نے عکرمہ کا پیچھا کیا وہ جان بچاکر بھاگا' معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے بازو کو پاؤں کے نیچے دباکر جھٹکا دیا اور تسمہ الگ ہوگیا اور ایک بازو سے خدائے واحد کی راہ میں لڑتا رہا۔ جب قریش نے دونوں سرداروں عتبہ اور ابوجہل کی لاشیں خاک میں پڑی دیکھیں تو ان کے پاؤں متزلزل ہوگئے بعض نے کہا اب جنگ بے سود ہے (جب قریش نے دونوں سرداروں کو عتبہ اور ابوجہل کیساتھ) ستر قریش کام آئے دیکھے تو شکست خوردہ ہوگئے۔ اس جنگ میں چودہ مسلمان شہید ہوئے یوں چودہ شہداء کے خون سے اسلام کی جڑ مضبوط ہوگئی۔

جنگ احد

بدر کی خبر مکے پہنچی تو شہر ماتم کدہ بن گیا کفار مکہ نے رونے دھونے کی ممانعت کردی کہ آتش انتقام سلگتی رہے جو کسی بھی طرح مسلمانوں کے خون سے بجھائی جائے ابو سفیان جسے بڑوں کی موت نے بڑا بنادیا اب قریش قوم کا سردار تھا اس میں فیصلہ کن جنگ لڑنے کی قابلیت نہ تھی چنانچہ کمال رازداری سے وہ لڑائی کے سامان فراہم کرنے لگا ارادہ یہ تھا کہ خفیہ انتظامات کے بعد اچانک مسلمانوں پر حملہ کردیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو ابھی مکے میں مقیم تھے تیز رو قاصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب مقامات پر پہرے بٹھائے' ابو سفیان بڑے لاؤ لشکر سے پھر لڑنے آرہا تھا مدینے پہنچا اس نے احد کی پہاڑی پر پڑاؤ ڈالا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ کیا اور ایک ہزار نوجوانوں کی جمعیت کے ساتھ شہر سے چلے' مشہور منافق عبداللہ بن ابی اپنے تین سو نوجوانوں کے ہمراہ یہ کہہ کر الگ ہوگیا کہ حملے سے مدافعت بہتر ہے اس کے لوٹ جانے کے بعد اب مسلمان کی جماعت میں صرف سات سو مجاہدین رہ گئے شہر کے باہر فوجوں کا جائزہ لیا گیا' کم سن اور کمزور واپس کردیئے گئے ادھر پچھلی جنگ کے تلخ تجربے کی بنا پر قریش کا کمال احتیاط سے صف آرائی کی میمنہ پر خالد اور میسرہ پر عکرمہ کو سردار مقرر کیا' تیر اندازوں کے دستے اور سواروں کے پہرے مناسب جگہوں پر جمائے اسلامی فوج کا علم مصعب رضی اللہ عنہ بن

• عمیر کو ملا' زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام افسر مقرر ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ زرہ پوشوں کے کمانڈر بنائے گئے' عبداللہ رضی اللہ عنہ پچاس تیر اندازوں کے ساتھ اسلامی فوج کی پشت پر متعین کیے گئے تاکہ عقب سے حملہ ہو تو یہ سینہ سپر ہوں' خواتین قریش نے دف بجائے اور جوش میں آکر اشعار پڑھے نسوانی آوازوں نے قریش کو مردانگی پر ابھارا ان کا علمبردار **طلحہ** مست ہو کر جھومتا جھامتا نکلا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر تلوار کا ہاتھ مارا وہ پہلے ہی وار میں جہنم رسید ہوا' **طلحہ** کا بیٹا عثمان علم تھامے آگے بڑھا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تلوار شانے سے کر تک اتر گئی۔

اب گھمسان کا رن پڑا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دشمنوں کی صفوں میں گھس گئے کافروں کا غول ان کی طرف جھپٹا مگر یہ دونوں تلواریں چلاتے دشمنوں کا صفایا کرتے آگے بڑھتے رہے اتنے میں **جبیر بن مطعم** کے حبشی غلام نے قریب آکر حربہ جو حبشیوں کا مخصوص ہتھیار ہے اس زور سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مارا کہ وہ ناف کے آرپار ہوگیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حملے کے لئے آگے بڑھے مگر خونی حربہ کام کرچکا تھا لڑکھڑا کر گرے اور شہید ہوگئے' اب تک لڑائی کے دونوں پلڑے برابر تھے پھر جوش ایمانی کفار کے غرور و نخوت پر فتح پاتا دکھائی دیا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پامردی نے دشمنوں کی صفوں کے منہ موڑ دیئے' کفار پیچھے ہٹے ان میں سراسیمگی پھیل گئی مسلمان مال غنیمت کے لالچ میں اپنی جگہ سے ہٹ گئے' عبداللہ رضی اللہ عنہ بن **جبیر** نے روکا مگر کسی نے ایک نہ سنی خالد رضی اللہ بن ولید نے جو اس وقت کافر تھے عقب خالی پاکر مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کردیا پھر کیا تھا' اپنے بیگانے کا ہوش نہ رہا مسلمانوں نے دشمن سمجھ کر مسلمانوں پر تلواریں چلائیں حضرت **مصعب** رضی اللہ عنہ بن **عمیر** جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکل و شباہت میں ملتے جلتے تھے شہید ہوگئے' تو شور اٹھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اس خبر سے مسلمان بدحواس ہوگئے ہر طرف بڑبونگ مچی ہوئی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے۔ آپ کے چہرہ انور پر مغفر تھا کعب رضی اللہ عنہ بن مالک نے کسی طرح پہچانا اور پکار کر کہا کہ مسلمانو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں یہ جان بخش صدا سن کر کچھ بہادر دشمنوں کی صفیں چیرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے ادھر دشمنوں نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کیا معرکہ سخت اور وقت نازک تھا شمع رسالت کے گرد پروانوں نے حلقہ بنالیا تلواریں بجلی کی طرح چمکیں مجاہدین اسلام شیر کے مانند گرجے تلواریں' تلواروں سے ٹکراکر ٹوٹیں ترکش تیروں سے خالی ہوگئے' مگر ہمتیں دونوں طرف بندھی رہیں معرکہ حرب و ضرب جاری تھا قریش کے بہادر عبداللہ بن **قمیہ** نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس تیزی سے وار کیا کہ تلوار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پڑی **مغفر** کی وجہ سے گہراؤ نہ ہوا لیکن چہرہ لہولہان ہوگیا' اب دست بدست لڑائی شروع ہوگئی جاں نثاروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے جسموں کو ڈھال بنایا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے حضرت علی رضی اللہ عنہ سامنے ڈٹ گئے **طلحہ** رضی اللہ عنہ نے تلواروں کو ہاتھ پر روکا انکا ایک بازو کٹ گیا تیروں کی جنگ نیزوں اور تلواروں تک آگئی حملے اور مدافعت کا مرکز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کی ذات رہ گئی' کفر کے تندبگولے شمع ہدایت کو بجھانے کے لئے اٹھ رہے تھے' موقع بہت نازک تھا' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاتی بھائی **طلحہ** رضی اللہ عنہ سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ تیر برساتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خون میں لت پت ہونے کے باوجود نڈھال ہوکر نہ گرے بلکہ آپ صحابہ رضی اللہ عنہم **اجمعین** کے ہمراہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے' کفار کے حملے کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پتھراؤ نے پسپا کردیا ابوسفیان کھسیانا ہوکر پلٹا اور فتح کے پھریرے اڑاتا ہوا پکارا کہ آج کا دن بدر کے دن کا جواب ہے قریش کی عورتوں نے شہداء کے ناک کاٹ کاٹ کر ہندہ کے گلے کا ہار بنایا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تلاش پڑگئی تو اس نے ان کا سینہ چاک کیا اور کلیجہ چبایا۔

○

حماقت کی نشانی

○ بغیر نیکی اور عبادت کے آخرت میں ثواب اور جنت کی امید
○ خود بے وفائی کی عادت ہوتے ہوئے دوسروں سے وفا کی امید
○ بد اخلاقی یا بخل کے ہوتے ہوئے دوسروں سے وفا کی امید
○ آرام طلبی و سستی کے ساتھ مراد پانے کی امید
○ اولاد کو مذہبی تعلیم و تربیت نہ دینے کے باوجود فرمانبرداری کی امید
○ بیماری میں بدپرہیزی کے ساتھ تندرستی کی امید
○ بیوی سے ہر روز لڑنے کے باوجود گھر میں چین و راحت کی امید

قاری محمد ظہور احمد قاسمی

اخبارِ ختم نبوّت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان کے انتخابات

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی مجلس عاملہ کے اجلاس نے آئندہ تین سال کیلئے مولانا منیر الدین کو بالاتفاق رائے صوبائی امیر منتخب کیا مولانا محمد منیر الدین نے مجلس کا صوبائی امیر منتخب ہونے کے بعد دستور کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے درج ذیل حضرات کو صوبائی مجلس کے عہدیداران منتخب کیا ہے:

نائب امیر اول: مولانا عبدالواحد خطیب جامع مسجد قندھاری

امیر دوم: حاجی سید شاہ محمد آغا صاحب

نائب صدر سوم: حاجی فضل قادر شیرانی صاحب

ناظم: حاجی تاج محمد فیروز صاحب

نائب ناظم: حاجی ظلیل الرحمٰن صاحب

نگران دفتر: حاجی نعمت اللہ خان صاحب

ناظم تبلیغ و نشرو اشاعت: مولانا عبدالرحیم رحیمی خطیب جامع مسجد گول نیو کوئٹہ

خازن: حاجی نسیم خان صاحب

قانونی مشیر: چوہدری ممتاز احمد ایڈووکیٹ' حاجی خورشید اقبال ایڈووکیٹ' محسن راہی ایڈووکیٹ' زاہد مقیم انصاری ایڈووکیٹ

مجلس شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان

مولانا قاری انوار الحق حقانی خطیب جامع مسجد کوئٹہ' مولانا عبدالباقی صاحب' مولانا قاری مہراللہ صاحب' مولانا سید عبدالستار شاہ صاحب' مولانا آغا شاہ محمد صاحب' مولانا عبدالرزاق صاحب' قاری محمد حنیف صاحب' مولانا امیر حمزہ بادینی صاحب' حاجی سید سیف اللہ آغا صاحب' چوہدری محمد طفیل احرار' فیاض حسن سجاد صاحب' سعید حسن صاحب' طارق محمود بھٹی صاحب' راجہ امجد صاحب' حاجی امین اللہ بڑیچ صاحب' حاجی عبدالمتین صاحب' قاری عبداللہ منیر' حاجی غلام حیدر صاحب (ژوب)' حاجی عبدالعزیز صاحب (چمن)' حاجی عبدالرشید صاحب (چمن)' خواجہ محمد اشرف صاحب (لورالائی)' مولانا اللہ داد صاحب (ژوب)' حاجی محمد اکبر صاحب (ژوب)' مولانا عطاء اللہ صاحب (سبی)' مولانا عزت اللہ صاحب (مستونگ)' مولانا سید عبداللطیف صاحب (قلات)' مولانا قمر الدین صاحب (خضدار)' مولانا احمد شاہ کلدانی صاحب (نوشکی)' مولانا عبدالرزاق صاحب (والپنڈین)' مولانا عبدالحق بلوچ صاحب (تربت)' مولانا یوسف صاحب (پنجگور)' مولانا رحمت اللہ صاحب (پنجگور)' حاجی عبداللہ مینگل صاحب کلی پوت (کوئٹہ)' مولانا عبدالرحمٰن کاشمیری (کوئٹہ)' مولانا عبدالحیٔ صاحب مری آباد (کوئٹہ)' مولانا محمد طاہر صاحب (پشین)' مولانا محمد الیاس (تربت)' مولانا غلام غوث آربانوی

○

تین قادیانیوں کا قبول اسلام

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں بلوچستان کے شہر تفتان میں تین قادیانیوں میں چوہدری' منظور احمد دکاندار تفتان مارکیٹ' محمد علی ٹیلر ماسٹر' اور ان کا بھائی مبشر احمد جن کا اسلامی نام بعد میں بشیر احمد رکھا گیا ہے نے جامع مسجد نیو ٹاؤن تفتان کے خطیب مولانا خدائے نظر کے دست حق پرست پہ اپنے سابقہ مذہب قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا ہے تینوں نو مسلموں کا تعلق پنجاب سے ہے' انہوں نے اس موقع پر اسلام قبول کرنے کے بعد کہا کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں قادیانیت کے دجل و فریب سے توبہ کرکے صدق دل کے ساتھ اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم اپنی رضا و رغبت سے بغیر کسی جبر و اکراہ کے بقائمی ہوش و حواس مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ اور ہم یہ حلفیہ اقرار کرتے ہیں کہ آنحضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری پیغمبر مانتے ہیں آپ کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوئے نبوت و رسالت' مہدیت و مسیحیت میں قطعاً" جھوٹا تھا۔ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ عیسیٰ ابن مریم قیامت سے قبل ضرور آسمانوں سے نازل ہوں گے' اس وقت وہ زندہ آسمانوں پہ موجود ہیں اور مرزا قادیانی دعوئے مسیحیت میں جھوٹا تھا' آج کے بعد

ہمارا قادیانیوں کے کسی گروپ قادیانی یا لاہوری وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے تمام افراد کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں یہ ہمارا ایمان ہے' اس موقع پر ہزاروں مسلمانوں نے ان نو مسلم افراد کیلئے استقامت کی دعا کی' اور انہیں مشرف بہ اسلام ہونے پر مبارکباد دی۔

ختم نبوت کانفرنس جنڈانوالہ بھکر

سالانہ سولویں ختم نبوت کانفرنس جنڈانوالہ بھکر زیر صدارت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ منعقد اس کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری محمد اکبر نے تلاوت کلام پاک کا شرف حاصل کیا' اس کے بعد دارالعلوم جنڈانوالہ کے دو طالب علموں نے نعت پیش کی اور پھر باقاعدہ حضرت مولانا محمد یوسف عاصی نے ختم نبوت کے قواعد و ضوابط بتائے' پہلی نشست پر ڈاکٹر دین محمد فریدی نے ختم نبوت کے موضوع پر روشنی ڈالی' اور پھر دوسری نشست میں مفتی محمد عمران کلور کوٹ اور تیسری نشست میں مولانا عطاء الرحمٰن ڈھلیانوالہ کلور کوٹ نے ختم نبوت کے عقیدے پر تفصیلاً" روشنی ڈالی۔ اور پھر دعائیہ کلمات پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

سندھ میں قادیانی سرگرمیاں

رپورٹ (اعجاز شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے رہنما عبدالواحد بروہی' عبدالسمیع' عبداللطیف' جمیل احمد نے اپنے ایک پریس بیان میں کہا ہے کہ اندرون سندھ 'بدین' کنری' عمر کوٹ' شادی لارج' شہدادپور' شکارپور' ٹھری میرواہ اور گمبٹ میں قادیانیوں کی کھلم کھلا کفریہ تبلیغ اور کفریہ لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔

انہوں نے کہا کہ گاؤں کے غریب اور ان پڑھ نوجوانوں' بوڑھوں' کو لالچ دے کر قادیانیت کی طرف لایا جارہا ہے' اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا اقرار کرایا جارہا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میرے بعد نبوت کا دعویدار دجال اور کذاب ہے۔" انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو چھوڑ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی پاسبانی کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت سندھ نے قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا تو شمع رسالت کے پروانے راستوں پر نکل آئیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی سرگرمیاں

بلوچستان کے مختلف مکاتب فکر کے ممتاز علماء کرام نے بہائی فرقہ کی ایک تقریب میں شریعت کورٹ کے جسٹس پوفیسر عبدالوحید صدیقی کے اس بیان کی شدید مذمت کی ہے کہ جب مرد دوسری شادی کر سکتا ہے تو عورت کو بھی یہ حق دیا جائے اور یہ کہ مردوں کی دوسری شادی بدمعاشی سے کم نہیں۔ علماء حضرات نے بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ایسے بیہودہ اور اسلام دشمنی پر مبنی خیالات رکھنے والے شخص کو حکومت نے جسٹس کے عہدے پر کیسے رکھا ہوا ہے اور وہ بھی شریعت کورٹ جیسے خالص اسلامی ادارے میں؟

یوں تو عبدالوحید صدیقی صاحب پروفیسر بھی کہلاتے ہیں اور اب جسٹس کے عہدے پر بھی فائز ہیں لیکن اتنی معمولی بات بھی وہ اسلام دشمنی میں نہیں سمجھ پائے کہ مرد اگر دوسری شادی کرتا ہے تو نسب میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا لیکن عورت دو مردوں کی بیوی ہونے کی صورت میں اپنی اولاد کو کس کی طرف منسوب کرے گی؟

جسٹس صاحب نے ہرزہ سرائی کرتے ہوئے دوسری شادی کو بدمعاشی قرار دیا انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ یہ ہرزہ سرائی قرآن و سنت کے سراسر خلاف ہے کیا اس کی اسلام دشمنی میں کسی شک کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے اس لئے علماء کرام نے یہ متفقہ مطالبہ کیا ہے کہ ایسی گندی ذہنیت رکھنے والے شخص کو نہ صرف یہ کہ شریعت کورٹ سے فارغ کیا جائے بلکہ بلا تاخیر ملازمت سے فارغ کیا جائے۔

بیان جاری کرنے والوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد منیر الدین' جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا انوارالحق حقانی' جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد' جامع مسجد طوبیٰ کے خطیب مولانا محمد حنیف' جمعیت علماء اسلام کے رہنما حافظ حسین احمد شرودی' جامع مسجد عثمانیہ کے خطیب مولانا آغا محمد' جامعہ رشیدیہ کے مہتمم شیخ القرآن مولانا محمد یعقوب شرودی' ملی یکجہتی کونسل بلوچستان کے سربراہ مولانا مفتی غلام محمد قادری مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے صدر مولانا عبدالباقی' جمعیت علماء اسلام (س) کے جنرل سیکریٹری مولانا امیر حمزہ بازئی' جمعیت اہلحدیث کے رہنما محمد علی سلفی' شریعت کونسل بلوچستان کے سربراہ مولانا محمد حسن' جمعیت اشاعۃ التوحید السنّت کے سربراہ مولانا اختر محمد مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حاجی سید شاہ محمد' جنرل سیکریٹری حاجی تاج محمد فیروز' حاجی نعمت اللہ خان' حاجی عبداللہ جان مینگل' حاجی خلیل الرحمٰن' حاجی نسیم خان اور چوہدری محمد طفیل احرار شامل ہیں۔

قادیانیوں اور بہائیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے' مجلس تحفظ ختم نبوت

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے صوبائی

حکومت اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں اور بہائیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے' مجلس صوبائی شوریٰ کا اجلاس صوبائی امیر مولانا محمد منیر الدین کی صدارت میں ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان جیسے حساس دینی صوبہ میں قادیانیوں اور بہائیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے خلاف اپنے مذاہب کی تبلیغ پر قانونی کارروائی کی جائے اجلاس میں وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مردم شماری میں حصہ نہ لینے پر قادیانیوں کے خلاف آئین سے انحراف پر کارروائی کرے اجلاس میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں اجلاس میں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا کہ مرزا طاہر کے پرسنل سیکریٹری اپنے ساتھیوں کے ساتھ قادیانیت سے تائب ہوکر دوبارہ مسلمان ہوگئے اور شافع محشر کی شفاعت کے حقدار بن گئے اجلاس میں ممتاز عالم دین مولانا عبدالغفور کی وفات پر

ان کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی اجلاس میں مولانا عبدالرشید ہزاروی کے نانا "پاسبان" کے ایڈیٹر مولانا عبدالواحد اور حاجی سید عبدالسلام (ایشیاء ہوٹل والے) کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاخہائے سندھ

رپورٹ: ابو طلحہ اسمٰعیل

یونٹ محرابپور جنکشن تحصیل کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز

امیر: قاری اسلام الدین صاحب

ناظم: حافظ محمد یٰسین صاحب

ناظم تبلیغ: حضرت مولانا عبدالصمد صاحب

ناظم نشرو اشاعت: حافظ رحیم الدین صاحب

خازن: مفتی یٰسین صاحب

مرکزی نمائندہ: قاری اسلام الدین صاحب

یونٹ خیرپور سٹی سندھ

امیر: مولانا عبدالحفیظ صاحب

ناظم: مولانا مفتی اصغر علی آرائیں صاحب

ناظم تبلیغ: شاہد احمد معاویہ

ناظم نشرو اشاعت: عبدالعزیز شیخ صاحب

خازن: محمد ایوب سومرو صاحب

مرکزی نمائندہ: مفتی اصغر علی آرائیں

یونٹ تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور میرس سندھ

امیر: مولانا عبدالواحد بروہی صاحب

ناظم: عبدالسمیع شیخ صاحب

ناظم تبلیغ: مولانا صدیق صاحب

ناظم نشرو اشاعت: انعام الحق صاحب

خازن: عبداللطیف شیخ

مرکزی نمائندے: عبدالسمیع شیخ' اعجاز اللہ شیخ

یونٹ جھڈو تحصیل ڈگری ضلع میرپور خاص

امیر: منور علی راجپوت

ناظم: حافظ عمر دین

ناظم تبلیغ: محمد اسلم

ناظم نشرو اشاعت: عبدالسلام شیخ

خازن: تصور علی راجپوت

مرکزی نمائندہ: منور علی راجپوت

یونٹ بلال مسجد ختم نبوت قائداعظم کالونی ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ

امیر: محمد اعظم جنجوعہ

ناظم: ڈاکٹر محمد خالد آرائیں

ناظم تبلیغ: پروفیسر محمد یونس صاحب

ناظم نشرو اشاعت: محمد خالد خان صاحب

خازن: دلدار علی سموں صاحب

مرکزی نمائندہ: ڈاکٹر محمد خالد صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ ڈیپلو مٹھی (تھرپارکر)

امیر: طفیل احمد صاحب

ناظم: قاضی محمد عمر صاحب

ناظم تبلیغ: محمد اسلام صاحب کلر

ناظم نشرو اشاعت: احمد صاحب کھٹی

خازن: عبداللہ صاحب کھہو

مرکزی نمائندہ: طفیل احمد صاحب کلر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مٹھی (تھرپارکر)

امیر: مولانا محمد موسیٰ صاحب درس

ناظم: محمد اسمٰعیل صاحب

ناظم تبلیغ: رجب علی صاحب

ناظم نشرو اشاعت: سراج احمد

خازن: نور محمد صاحب

مرکزی نمائندہ: مولانا محمد موسیٰ درس صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوابشاہ

امیر: مولانا قاری محمد ارشد مدنی

ناظم: مولانا سراج الدین صاحب

ناظم تبلیغ: مولانا ارشاد احمد

ناظم نشرو اشاعت: قاری شجاع الدین صاحب

خازن: حافظ نذیر احمد

مرکزی نمائندہ: قاری محمد ارشد مدنی

مجلس یونٹ نیو سعید آباد تحصیل ہالا ضلع حیدر آباد

امیر: قاری مولانا محمد اسعد مدنی

ناظم: حافظ شہاب الدین

ناظم تبلیغ: محمد یامین

ناظم نشرو اشاعت: اعجاز حسین صاحب

خازن: مولانا محمد اکبر صاحب

مرکزی نمائندہ: ڈاکٹر محمد شریف صاحب

عالمِ اسلام کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ثبوت حاضر ہیں!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عزائم پر مبنی عکسی شہادتیں

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

یہ ایک ایسی تاریخی و تحقیقی کتاب ہے

- جو قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں اور گستاخیوں کے مستند دستاویزی ثبوت لیے ہوئے ہے۔
- جسے دس سال کی شبانہ روز انتھک محنت کے بعد مکمل کیا گیا ہے
- جس میں قادیانی کتب اور اخبارات و رسائل کے 50 ہزار سے زائد صفحات کھنگالنے کے بعد قادیانیوں کے مذموم عقائد و عزائم کے تحریری ثبوت یکجا کر دیے گئے ہیں۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنے عقائد کی ننگی اور بھیانک تصویر دیکھ کر راہ ہدایت پا سکتا ہے۔
- جو سادہ لوح مسلمانوں کو فتنۂ ارتداد سے بچانے کے لیے ایک مؤثر ہتھیار ثابت ہو سکتی ہے۔
- جس کا مطالعہ علماء، خطباء، وکلاء، اساتذہ اور طلباء کو فتنۂ قادیانیت کے خلاف مضبوط دلائل اور مخصوص معلومات کا ذخیرہ فراہم کرے گا۔
- جسے قادیانیت کے خلاف ہر عدالتی مقدمہ، بحث اور مناظرہ میں مستند حوالے کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔
- جسے تمام مکاتیب فکر کے جید علماء کرام اور نامور اہل علم و دانش کی خواہش اور سرپرستی میں تیار کیا گیا۔

ہوشربا انکشافات

حیرت انگیز معلومات

سنسنی خیز واقعات

سارے راز بے نقاب

ناقابلِ تردید حقائق

بند کتابوں کی کھلی کہانی

قادیانیت پر مکمل انسائیکلوپیڈیا

ہر گھر اور لائبریری کی ضرورت

دیباچہ نگار
حضرت خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان • حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نائب امیر • حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ • حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ایڈیٹر ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل • جناب جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری سپریم کورٹ آف پاکستان • جناب مجید نظامی چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت • ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل حمید گل سابق سربراہ آئی ایس آئی • پروفیسر محمد سلیم مدیر سر راہے روزنامہ نوائے وقت:

کمپیوٹر کتابت • بہترین کاغذ • دیدہ زیب طباعت • مضبوط جلد • جدید ڈیزائننگ • چار رنگا انتہائی خوبصورت ٹائیٹل • صفحات : 864
قیمت / 300 روپے • جماعتی کارکنوں کے لیے خصوصی رعایت "قیمت صرف 200 روپے مع 20 روپے ڈاک خرچ (ترسیل بذریعہ منی آرڈر) وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان ☎ 514122

مکتبہ تعمیرِ انسانیت اردو بازار لاہور
فون 7237500

REGD. NO. SS-100

لا نبی بعدی — فرما گئے یہ ہادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

بمقام
مدرسہ ختم نبوت
مسلم کالونی
صدیق آباد (ربوہ)

11 تا 29 دسمبر 1997ء
بمطابق
۱۰ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۱۸ھ

سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس

اس کورس میں شرکت کے لیے ایم اے، بی اے، ایف اے یا میٹرک پاس یا اس سے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے کورس میں علماء، خطباء، طلباء، وکلاء تمام شعبہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں۔ شرکاء کورس کو خورد و نوش کے علاوہ عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ... روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔
موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائیں گی۔

وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آ جائیں گے، ان کو رہائش و خوراک کی سہولت دی جائے گی، البتہ تعلیم ۱۲ شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام خواہاں مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمالیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی — کراچی
حضرت مولانا محمد امین صفدر — اوکاڑوی
حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
حضرت مولانا اللہ وسایا — ملتان
حضرت مولانا زاہد الراشدی — گوجرانوالہ
حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود — ڈسکہ
طاہر رزاق
اشتیاق احمد

حضرت مولانا خدا بخش — شجاع آباد
حضرت مولانا محمد اسماعیل — شجاع آباد
حضرت مولانا طارق محمود — فیصل آباد
حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی
حضرت مولانا حفیظ الرحمن
جناب محمد متین خالد
حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی — سرگودھا

درخواستیں سادہ کاغذ پر
نام ______ ولدیت ______
مکمل پتہ ڈاک ______
تعلیم ______ پیشہ و دیگر کوائف لکھ کر ارسال کریں

درخواستیں بھیجنے کا پتہ: (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان فون 061-514122